سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

(سوموار22، منگل23، بدھ24، جمعرات25، جمعۃ المبارک26۔اگست2016)

(یوم الاثنین18، یوم الثلاثاء19، یوم الاربعاء20۔یوم الخمیس21، یوم الجمع22۔ذیقعد1437ھ)

سولھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد23(حصہ اوّل): شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تئیسواں اجلاس

سوموار، 22۔اگست 2016

جلد 23: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	11
5۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	-----------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	13

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف	------------	13
	سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور منصوبہ بندی و ترقیات)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	15
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	41
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	48
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول کورٹ 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	60
12۔	مسودہ قانون بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	61
13۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	61
	پوائنٹ آف آرڈر		
14۔	حکومت لاہور، قصور میں ٹارگٹ کلنگ اور بچوں کے اغواء کے واقعات کو روکنے میں ناکام	------------	62
	توجہ دلاؤ نوٹس		
15۔	لاہور: بادامی باغ میں بارہ سالہ بچے کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	------------	65
16۔	کورم کی نشاندہی	------------	66
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	70
	قرارداد		
18۔	سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والی دہشتگردی کی مذمت اور ملزمان کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ	------------	71

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
19۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	73
	قرارداد		
20۔	ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار اور ان کی بے مثال خدمات پر خراج تحسین پیش کرنا	------------	73
	تعزیت		
21۔	شہدائے کوئٹہ، مولانا عبدالستار ایدھی اور سابق ایم این اے چودھری انور علی چیمہ کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	75
	تحاریک استحقاق		
22۔	پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی اور آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	------------	75
23۔	پنجاب جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ کی سالانہ کارکردگی رپورٹوں کا بروقت ایوان میں پیش نہ کیا جانا	------------	76
24۔	پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹوں کا بروقت ایوان میں پیش نہ کیا جانا	------------	77
	منگل، 23۔اگست 2016		
	جلد 23: شمارہ 2		
25۔	ایجنڈا	------------	83
26۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	85
27۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	86
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور آبپاشی)		
28۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	89
29۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	122
30۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	126

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
31۔	تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 اور 16-2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	154
32۔	مسودہ قانون (ترمیم) ڈرگز پنجاب 2015، بلڈ ٹرانسفیوزن سیفٹی پنجاب 2016، امتناع شیشہ سموکنگ 2016 اور میڈیسن سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بے ضابطگیوں اور بدعنوانی کے الزام کے معاملے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	155
33۔	تحاریک التوائے کار بابت سال 15-2014 اور نشان زدہ سوال نمبر 6257 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	157
34۔	نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	158
35۔	زیرو آور نوٹس نمبر 16/29 کے بارے مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ----------	159
36۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ----------	160
	تحاریک استحقاق	
37۔	چیئرمین تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک ----------	164
38۔	ایس ایچ او تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا معزز ممبر اسمبلی کو ہراساں کرنا ----------	165
39۔	ای ڈی او (ایجوکیشن) جھنگ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک ----------	167
	پوائنٹ آف آرڈر	
40۔	نین سکھ لاہور میں ناقص سیوریج کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ----------	169
	تحاریک التوائے کار	
41۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	171

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	تحریک		
42۔	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	-----------	172
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
43۔	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارف پنجاب 2016	-----------	172
	تحریک		
44۔	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	-----------	174
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
45۔	مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016	-----------	174
46۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	175
	قرارداد		
47۔	پاکستان میں بھارتی مداخلت کی پُرزور مذمت	-----------	176
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
48۔	پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 1984 کی دفعہ A-7 کی ذیلی دفعہ (10) پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ	-----------	178
49۔	ادویات کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ	-----------	180
50۔	درآمد پالیسی کو ملکی مفاد میں تشکیل دینے کا مطالبہ	-----------	181
51۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	187
	قرارداد		
52۔	سربراہ ایم کیو ایم الطاف حسین کے پاکستان کے بارے میں ناپاک اور شرانگیز الفاظ کی شدید مذمت	-----------	188
	زیرو آور نوٹس		
53۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)	-----------	191

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	بدھ،24۔اگست2016		
	جلد 23:شمارہ 3		
54۔	ایجنڈا	------------	195
55۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	197
56۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	198
	سوالات(محکمہ جات زراعت،اطلاعات وثقافت اورامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)		
57۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	199
58۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	236
59۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	241
60۔	کورم کی نشاندہی	------------	256
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)		
61۔	نشان زدہ سوالات نمبر6261،6787،7108،7109،7122اور 7124کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسزاینڈجنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	257
62۔	نشان زدہ سوالات نمبر3254،3529،3690،4400،6778اور 6950کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	258
63۔	نشان زدہ سوال نمبر3527/2016،کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات وتعمیرات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	260
64۔	نشان زدہ سوال نمبر2338/2014کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	260
65۔	زرعی امور وپالیسی،قرارداد نمبر276اور238،زیرو آر نمبر26اور سوالات نمبر7166اور7350کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	261

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
66۔	باب پاکستان لاہور کے معاملات پر ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ ----------	264
	تحاریک استحقاق	
67۔	تھانہ پیپلز کالونی فیصل آباد کے ایس ایچ او اور اے ایس آئی کا معزز ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ ----------	266
	تحاریک التوائے کار	
68۔	لاہور کے تدریسی ہسپتالوں میں جان بچانے والی متعدد ادویات نایاب (۔۔۔ جاری) ----------	269
69۔	گوجرانوالہ میڈیکل سٹوروں پر قوت بخش ادویات، ممنوعہ فوڈ سپلیمنٹ اور انجکشن کی سر عام فروخت جاری (۔۔۔ جاری) ----------	270
70۔	گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن ہسپتال لاہور کو سوسائٹی کی تحویل میں دینے سے ہزاروں مریض علاج معالجے سے محروم (۔۔۔ جاری) ----------	271
71۔	راولپنڈی میں لڑکے کو رہا کرانے کے لئے سیاسی لوگوں کا تھانہ پر حملہ ----------	272
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
72۔	آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 ----------	273
73۔	آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگ اتھارٹی پنجاب 2016 ----------	273
74۔	آرڈیننس بچوں کی ملازمت پر پابندی پنجاب 2016 ----------	274
75۔	آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 ----------	274
76۔	آرڈیننس (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ----------	275
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2016 ----------	275
78۔	مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پنجاب 2016 ----------	276

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
79۔	مسودہ قانون ہوم اکنامکس یونیورسٹی لاہور 2016	------------	276
80۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016	------------	277
	پوائنٹ آف آرڈر		
81۔	اسمبلی اجلاس طے شدہ پارلیمانی کیلنڈر کے مطابق بلانے کا مطالبہ	------------	277
	زیرو آرنوٹس		
82۔	فیصل آباد میں آبادی کے لحاظ سے پولیس نفری میں اضافے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	280
83۔	حکومت بہار کالونی میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنے میں ناکام (۔۔۔جاری)	------------	282
84۔	ایف سی کالج لاہور سے متصل گلبرک II کے رہائشی علاقہ میں سکولوں کی بھرمار	------------	282
85۔	کورم کی نشاندہی	------------	285
	جمعرات، 25۔اگست 2016		
	جلد 23: شمارہ 4		
86۔	ایجنڈا	------------	289
87۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	291
88۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	292
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
89۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	293
90۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	337
91۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	361
92۔	کورم کی نشاندہی	------------	380

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،26۔اگست2016	
	جلد 23:شمارہ 5	
93۔	ایجنڈا ------------	383
94۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	385
95۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	386
	سوالات(محکمہ کالونیز)	
96۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	387
97۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	388
98۔	غیرنشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	391
	تحاریک استحقاق	
99۔	ای ڈی او فنانس سیالکوٹ کامعزز ممبراسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ ------------	394
	تحاریک التوائے کار	
100۔	میو ہسپتال لاہور میں غلط انجکشن لگانے سے پنجاب اسمبلی کا ملازم معذور ------------	395
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
101۔	تحاریک استحقاق بابت سال16-2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کاایوان میں پیش کیاجانا ------------	397
102۔	نشان زدہ سوال نمبر16/7051 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا ------------	397
	رپورٹ(میعاد میں توسیع)	
103۔	نشان زدہ سوال نمبر5290 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	398

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
104۔	گنگارام ہسپتال کی ویسٹ کی فروخت میں عملہ کی خورد بُرد ------------	399
105۔	فیصل آباد سول ہسپتال میں فری ادویات اور ٹیسٹوں کے حصول میں مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	400
106۔	نارنگ منڈی کے سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹروں اور سٹاف کی غیر حاضری کی وجہ سے بچہ جاں بحق ------------	401
107۔	صوبہ کے اکثر بی ایچ یوز ڈاکٹروں سے محروم ------------	402
108۔	گوجرانوالہ کے سلاٹر ہاؤس میں میٹ انسپکٹر کی ملی بھگت سے مردہ اور لاغر جانور ذبح کرنے کا انکشاف ------------	404
109۔	کورم کی نشاندہی ------------	406
110۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(80)/2016/1456. Dated: 8th August, 2016. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 22nd August 2016 at 2:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 5th August 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22۔اگست2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس بچوں کی ملازمت پر پابندی پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس بچوں کی ملازمت پر پابندی پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (تیسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	ڈاکٹر مراد راس، ایم پی اے	پی پی۔152
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی ومعدنیات / توانائی *
3۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات *
4۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013، 29۔مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (22۔اگست تا 2۔ستمبر 2016) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
6۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
7۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک، لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ *
8۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات
9۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن،
10۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
11۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
12۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
13۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
14۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
15۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
16۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
17۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی، ہائر ایجوکیشن *، تحفظ ماحول *
19۔	ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

7

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
2-	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3-	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4-	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5-	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
6-	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
7-	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8-	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
9-	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و تجارت
10-	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
11-	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
12-	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
13-	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
14-	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
15-	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
16-	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
17-	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18-	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12-دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

8

19۔ رانامحمدارشد	:	اطلاعات وثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21۔ رانااعجازاحمدنون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کان کنی ومعدنیات
25۔ رانابابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرانسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہراعجازاحمداچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
35۔ چودھری زاہداکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائرایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولزایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک
سپیشل سیکرٹری	:	حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تنتیسواں اجلاس

سوموار،22۔اگست2016

(یوم الاثنین،18۔ذیقعد1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب **سپیکر رانا محمد اقبال خان** منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ
فَاعِلُونَ ﴿٤﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٥﴾ إِلَّا عَلَىٰ
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ
ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٧﴾

سورۃ المؤمنون آیات1 تا 7

بے شک ایمان والے رستگار ہو گئے(1) جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں(2)اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں(3)اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں(4)اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں(5) مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں(6)اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے) نکل جانے والے ہیں(7)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

قرآن ہو بہو ہے سیرت میرے نبی کی
ضامن فلاح کی ہے طاعت میرے نبی کی
کیوں تشنہ لب رہوں گا کیوں نار میں جلوں گا
کوثر میرے نبی کا جنّت میرے نبی کی
پہناؤں اُس کو کیسے الفاظ کا لبادہ
کچھ ایسی دل کشا ہے صورت میرے نبی کی
گزرے گا بے خطر وہ عُقبیٰ کی منزلوں سے
جس دل میں ہو گی سرورؔ چاہت میرے نبی کی

جناب سپیکر:اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ1997کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1۔	میاں مرغوب احمد،ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان،ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	ڈاکٹر مراد راس،ایم پی اے	پی پی۔152
4۔	محترمہ عائشہ جاوید،ایم پی اے	ڈبلیو۔317

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر:مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر چودھری محمد اشرف وڑائچ پی پی۔97حلف اُٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔میں گزارش کروں گا کہ وہ حلف اُٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں،حلف اُٹھالیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں گے۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر چودھری محمد اشرف وڑائچ پی پی۔97 نے حلف اُٹھایا
اور حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر:آپ کو بہت زیادہ مبارک ہو۔آپ پانچ منٹ کے لئے بات کر لیں لیکن کسی کی تضحیک نہیں کریں گے،کسی کو نشانہ نہیں بنائیں گے اور کسی کی قیادت کو بُرا نہیں کہیں گے۔

چودھری محمد اشرف وڑائچ:اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر!میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے پانچ منٹ بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔میں ان پانچ منٹوں میں اپنے الیکشن کے بارے میں اس مقدس ایوان کو تھوڑا سا brief کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! میرے الیکشن 2013 میں یہ موصوف تیسرے نمبر پر تھے۔ دوسرے نمبر پر آنے والا امیدوار بھی مجھ سے سات آٹھ ہزار پیچھے تھا اور یہ اس سے بھی کوئی دو ہزار پیچھے تھے لیکن انہوں نے کمال طریقے سے case plead کیا اور ٹربیونل نے ہمارے حلقے میں 33 پولنگ سٹیشنوں کا re-election announce کر دیا۔ چنانچہ ان 33 پولنگ سٹیشنوں میں دوبارہ الیکشن ہوا۔ میرے خیال میں موصوف کا تعلق مسلم لیگ (ق) سے تھا۔ انہوں نے عمران خان کا سہارا لیا اور اُن کا "پٹکا" گلے میں ڈال کر campaign شروع کی۔ میرے حلقہ کے ساتھ جناب حامد ناصر چٹھہ کا حلقہ ہے تو انہوں نے، جماعت اسلامی اور پاکستان پیپلز پارٹی نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو ہرانے کی کوشش کی۔ انہوں نے door to door campaign کرنے کے باوجود۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اُنہیں بولنے دیں، اُن کا حق ہے۔ No cross talk please. میں نے floor اُن کو دیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، وڑائچ صاحب!

چودھری محمد اشرف وڑائچ: جناب سپیکر! میں نے انہیں آئینہ دکھانے کے لئے یہ تھوڑی سی بات کی ہے۔ ہماری قیادت کی طرف سے کوئی بڑا لیڈر میری campaign کے لئے نہیں آیا۔ سابق گورنر (چودھری محمد سرور) سے لے کر پاکستان تحریک انصاف کے سیکرٹری جنرل (شاہ محمود قریشی) اور عوامی مسلم لیگ کے سربراہ (شیخ رشید احمد) جن کے پیٹ میں فی سبیل اللہ درد اُٹھتا رہتا ہے یہ سب لوگ میرے خلاف campaign کرنے کے لئے door to door گئے۔ یہ سارا گٹھ جوڑ میرے خلاف نہیں تھا بلکہ یہ گٹھ جوڑ میرے قائد کے خلاف تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے مجھے 2013 کے جنرل الیکشن میں بھی کامیابی دی، ضمنی انتخاب میں بھی میں ہی جیتا اور پھر کمال ہوشیاری سے انہوں نے دو پولنگ سٹیشن نکال کر رزلٹ بنوایا تو اس طرح یہ خود دھاندلی کرتے ہیں۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرا ایک ووٹ بھی اگر دھاندلی زدہ ہو تو میں اپنی سیٹ پر لعنت بھیجوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ ہم ایسی بات سُنتے ہیں نہ کرتے ہیں۔ آپ اپنی بات کریں۔

چودھری محمد اشرف وڑائچ: جناب سپیکر! یہ خود دھاندلی کرتے ہیں اور پھر سڑکوں پر آکر دھاندلی کا رونا روتے ہیں۔ یہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو کبھی بھی نہیں ہرا سکتے اور جتنے بھی جنرل یا ضمنی الیکشن آئیں گے میاں محمد نواز شریف بھاری اکثریت سے جیتیں گے۔ ہم اپنی پارٹی کے لئے کام کرتے ہیں، ہم اپنے لوگوں کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں اور یہ سڑکوں پر ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ دھاندلی ہو

گئی۔ ہم آئندہ بھی ان سے جیتیں گے اور انہوں نے پھر یہی کہنا ہے کہ دھاندلی ہو گئی۔ میری گزارش ہے کہ یہ ووٹوں کا تقدس پامال نہ کریں اور عوام کی رائے کا احترام کریں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات سماجی بہبود، بیت المال، منصوبہ بندی اور ترقیات سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال نمبر 3648 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب اس دوران آ گئے تو اُن کا یہ سوال take up کر لیں گے ورنہ dispose of ہو گا۔ جی، اگلا سوال نمبر 5370 محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ سوال بھی آج کے وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور اگر وہ اس وقفہ سوالات میں نہیں آئیں گی تو یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ جی، اگلا سوال نمبر 2036 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے ان کی request آئی ہے ان کے سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6743 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

این جی اوز کو بیرون ملک سے ملنے والے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*6743: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کام کرنے والی این جی اوز جو فنڈز محکمہ کے علاوہ اور دیگر ذرائع سے وصول کرتی ہیں، کیا محکمہ کو اس کے متعلق ریکارڈ فراہم کیا جاتا ہے نیز کیا محکمہ کے پاس ان پر چیک رکھنے کا میکنزم موجود ہے؟

(ب) کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں کام کرنے والی این جی اوز اپنی آمدن اور اخراجات کا حساب اور ریکارڈ محکمہ کے پاس جمع کرواتی ہیں؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سماجی بہبود نے گزشتہ دو سال کے دوران جو فلاحی کام سرانجام دیئے ہیں،ان کی تفصیلات مع تخمینہ لاگت ایوان میں فراہم کی جائیں؟

(د) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سماجی بہبود کے دفاتر اور اداروں کے لئے سال16۔2015کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے،مدوار تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود وبیت المالThe Voluntary Social Welfare Agencies (R&C) Ordinance, 1961کی دفعہ 7کے تحت کسی بھی رجسٹرڈ فلاحی ادارے کو ملنے والی امداد چاہے وہ مقامی لوگوں اور اداروں یا بیرون ملک میں موجودdonorsنے فراہم کی ہوں محکمہ چیک کر سکتا ہے نیز تمام رجسٹرڈ فلاحی ادارے مالی سال کے اختتام پر اپنی آمدنی و خرچ کے گوشوارے محکمہ کے پاس جمع کروانے کے پابند ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں کام کرنے والی فعال این جی اوز اپنی آمدن اور اخراجات کا حساب محکمہ کے پاس جمع کرواتی ہیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے تمام ادارے فلاحی ہیں اور ان کا تمام بجٹ بھی فلاحی کاموں پر خرچ ہوتا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم،ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
2013۔14	خواتین کو مختلف ٹریڈز میں تربیت	-/251142روپے	1020
2014۔15	ایضًا	-/136802روپے	994

دارالامان ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
2013۔14	داخل خواتین کو مختلف فنون میں تربیت و ہاسٹل سہولیات	-/811804روپے	218
2014۔15	ایضًا	-/858026روپے	174

اولڈایج ہوم ٹوبہ ٹیک سنگھ

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
2013۔14	داخل بزرگوں کو زندگی کی تمام سہولیات کی فراہمی	-/425561روپے	108
2014۔15	ایضًا	-/508075روپے	104

میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
2013-14	غریب مریضوں کوادویات کی مفت فراہمی بذریعہ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی	259326/- روپے	98
2014-15	ایضاً	279145/- روپے	263

میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ ٹی ایچ کیو ہسپتال، گوجرہ

برائے سال	سروسز	اخراجات	استفادہ کنندگان
2013-14	غریب مریضوں کوادویات کی مفت فراہمی بذریعہ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی		
2014-15	ایضاً	489624/- روپے	108

(د) (الف) تنخواہ اور الاؤنسز کی مد میں 25640000.00 روپے

(ب) contingency وغیرہ کی مد میں 2432000.00 روپے

کل رقم۔ 28072000.00 روپے

اس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کا جز (الف) ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کام کرنے والی این جی اوز جو فنڈز محکمہ کے علاوہ دیگر ذرائع سے وصول کرتی ہیں، کیا محکمہ کو اس کے متعلق ریکارڈ فراہم کیا جاتا ہے نیز کیا محکمہ کے پاس ان پر check رکھنے کا mechanism موجود ہے؟ اس کے جواب میں محکمہ بتاتا ہے کہ محکمہ سماجی بہبود و بیت المال The Voluntary Social Welfare Agencies (R&C) Ordinance, 1961 کی دفعہ 7 کے تحت کسی بھی رجسٹرڈ فلاحی ادارے کو ملنے والی امداد چاہے وہ مقامی لوگوں اور اداروں یا بیرون ملک میں موجود Donors نے فراہم کی ہو محکمہ چیک کر سکتا ہے نیز تمام رجسٹرڈ فلاحی ادارے مالی سال کے اختتام پر اپنی آمدنی و خرچ کے گوشوارے محکمہ کے پاس جمع کروانے کے پابند ہیں۔

جناب سپیکر! یہ تو قانون میں لکھا ہوا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ ایسا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ تمام این جی اوز سال کے اختتام پر اپنا ایک clearing

certificate پیش کرتی ہیں اور اُس میں سالانہ تمام معلومات ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ہم نے check and balance رکھا ہوا ہے۔ اس وقت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 91 این جی اوز کام کر رہی ہیں اگر کسی این جی او کے خلاف کوئی شکایت ہے تو اُس کی انکوائری ہو سکتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری موصوف بتا دیں کہ اگر mechanism موجود ہے تو وہ کون سا mechanism ہے کس طریقہ سے اُن کے حسابات کو check کرتے ہیں اور ان کے پاس کیا نظام ہے کہ یہ check کر سکیں کہ انہوں نے باہر کے ممالک سے جو پیسے لئے ہیں وہ سارے پیسے انہوں نے اپنے حسابات میں لکھے ہیں یا نہیں لکھے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ محکمہ سماجی بہبود نے مختلف اضلاع میں checking کرائی اور اس کے علاوہ بھی محکمہ اور وہاں کے ڈی ای او ان کو چیک کر سکتے ہیں۔ میں پھر وہی گزارش کروں گا کہ اگر معزز ممبر کو کسی بھی این جی او کے خلاف کوئی شکایت ہے تو یہ بتائیں ہم اس کی دوبارہ انکوائری شروع کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: کیا یہ آپ کے ریکارڈ کے مطابق درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جی، درست ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے بھی بہت ساری این جی اوز ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی این جی اوز ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہیں جن کی detailed scrutiny کروائی گئی ہے؟ کیا ان کے پاس ایسا نظام موجود ہے کہ جن بنکوں کے ذریعے وہ پیسا ان کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوتا ہے ان کے اکاؤنٹس کو چیک کرنے کا ان کے پاس اختیار موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پچھلے سال 164 این جی اوز کام کر رہی تھیں تو محکمہ سوشل ویلفیئر نے 73 غیر فعال این جی اوز کو انکوائری کر کے reject کر دیا، ایک این جی او under observation ہے اور 91 کام کر رہی ہیں۔ جہاں تک اکاؤنٹس

کا سوال ہے کہ بنکوں سے یا کہاں سے ان کو پیسا آتا ہے تو جب سالانہ گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے تو تمام detail وہاں پر میسر آ جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ وہ جو لکھ کر دیتے ہیں ان کو کاؤنٹر چیک کرنے کا اور بنک کے اندر آنے والے حسابات چیک کرنے کا محکمہ کے پاس کوئی اختیار ہے اور کیا پریکٹس موجود ہے؟ میں نے یہ پوچھا ہے اس کے بارے میں یہ مجھے بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! قانون کے مطابق بنک کو چیک کرنے کی اتھارٹی محکمہ کے پاس نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ بنک کا اندرونی معاملہ ہے۔ ہمیں تو جو تفصیلات فراہم کی جاتی ہیں ہم نے تو صرف ان کو دیکھنا ہے کہ کون سی این جی او کو باہر سے پیسا آتا ہے اور کون سی کو اندرون ملک سے پیسا فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال تو پھر وہی ہے کہ یہ کیسے چیک کرتے ہیں اور کیسے آڈٹ کرتے ہیں اور اگر یہ ان بنکوں کے حسابات چیک ہی نہیں کر سکتے تو پھر کیسے آڈٹ کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ کوئی سوال نہیں بنتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ تفصیل دی گئی ہے کہ 14-2013 میں خواتین کو مختلف ٹریڈز میں تربیت دی گئی۔ اس سے 1020 خواتین مستفید ہوئیں، اخراجات -/251142 روپے کے ہوئے اور بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے اگلے سال رقم -/136802 رہ گئی ہے کیا یہ محکمہ کی کارکردگی ہے؟ یہاں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ استفادہ کرنے والوں کی تعداد بڑھے اور زیادہ رقومات خرچ کی جائیں لیکن اخراجات کم ہوئے ہیں۔ اخراجات کم ہونے کا جو trend ہے کیا یہ محکمہ کی کارکردگی میں تنزلی ہے یا اضافہ ہے؟ اس بارے میں معزز پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! -2013 14 میں 1020 لوگ مستفید ہوئے اور اس کے بعد 15-2014 میں 994 لوگ مستفید ہوئے تو رقم کم خرچ ہوئی۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ سیمینارز ہونے کی وجہ سے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر کارکردگی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ محکمہ کی بہتر کارکردگی ہے کہ آبادی بڑھ رہی ہے، لوگوں کی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور ان کے اوپر لوگوں کا trust کم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اس پر کتنے ضمنی سوال کرنے ہیں؟ آپ اس بات کا خیال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2538 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب آ گئے ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔ ہم نے آپ کا انتظار کیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3648 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور ڈویژن میں آئی ٹی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*3648: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں، ان کے لئے پچھلے دو سالوں میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ب) ان اداروں نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا؟

(ج) ان اداروں نے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کن کن محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) لاہور ڈویژن کی چاروں ضلعی حکومتوں (لاہور، قصور، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب) میں سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹرز (SNA's) کی سربراہی میں آئی ٹی ونگ خدمات انجام دے رہے ہیں جن کو پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ صوبائی سطح پر کنٹرول کر رہا ہے۔
پچھلے دو سالوں میں ان ضلعی حکومتوں میں مجموعی طور پر غیر ترقیاتی مد میں سال 12-2011 کے لئے مجموعی طور پر 21.974 ملین اور 13-2012 کے لئے 22.769 ملین فنڈز مختص کئے گئے۔

(ب) لاہور ڈویژن میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ اور مختلف صوبائی / ذیلی محکمہ جات تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ، پولیس، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تعاون سے ضلعی حکومتوں کو آئی ٹی کے

شعبے میں مختلف خدمات فراہم کر رہے ہیں اور آئی ٹی بورڈ نے شعبہ زراعت، شعبہ ٹرانسپورٹ، شعبہ برائے فروغ آئی ٹی شعبہ انسداد دہشتگردی، شعبہ مذہبی امور، شعبہ قانون اور متفرق شعبے کے منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ضلعی سطح پر سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر (SNA) ان پراجیکٹس پر عملدرآمد میں معاونت کرتے ہیں۔

(ج) مختلف محکمہ جات کی کمپیوٹرائزیشن پنجاب آئی ٹی بورڈ کی قیادت میں کی جارہی ہے تاہم ضلعی سطح پر قائم سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر کے دفاتر آئی ٹی سے متعلقہ ضلعی سطح کے دیگر امور سر انجام دے رہے ہیں۔ خاص طور پر ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، ون ونڈو کمپلینٹ سیل، ڈومیسائل وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ محکمہ جات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنا پنجاب آئی ٹی بورڈ کی ذمہ داری ہے، ضلعی سطح پر قائم آئی ٹی دفاتر صرف ضلع میں آئی ٹی سے متعلقہ متفرق امور سر انجام دیتے ہیں اور محکمہ جات کی کمپیوٹرائزیشن میں ان دفاتر کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ لاہور ڈویژن میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے مختلف محکموں میں improvements کی ہیں اور کام کئے ہیں۔ میں صرف دو کا پوچھنا چاہتا ہوں کہ صحت اور تعلیم میں انہوں نے کمپیوٹرائزیشن کے ذریعے کیا کیا improvements کی ہیں؟ وہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! انہوں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ کن کن محکموں کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے۔ یہ صحت اور تعلیم کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں تو BHU's اور RHC's کی رجسٹریشن، بجٹ، transfer، posting، positions vacancies اور recruitment کے حوالے سے جتنا کام ہے اس کے لئے محکمہ online ہے اور کمپیوٹر پر provide facilities کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ اگر ہسپتالوں میں کوئی issues اور problems آئیں تو اس حوالے سے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں جو complaint cells بنائے گئے ہیں لیکن میں اپنے اور اپنے حلقہ کے لوگوں کے تجربہ سے بتا رہا ہوں کہ وہاں پر کوئی complaint سننے والا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کا سوال محکمہ صحت سے متعلق بنتا ہے۔ اگر ہسپتالوں میں complaint cells ہیں یا نہیں ہیں، کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے تو اس کا جواب محکمہ صحت دے گا۔ اس میں محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا تو کوئی کام نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ اپنا سسٹم جتنا چاہے کمپیوٹرائز کرتے رہیں لیکن جب تک لوگوں کو سہولت نہ ملے تو اس کمپیوٹرائزیشن کا فائدہ کیا ہے؟ اس کا فائدہ اسی وقت ہوگا جب لوگوں کو سہولت ملے گی۔ میں اپنا دوسرا سوال کرتا ہوں کہ جز (ج) میں پرائس کنٹرول کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پرائس کنٹرول کرنے کے لئے کمپیوٹرائزیشن میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! آئی ٹی بورڈ والوں نے کمپیوٹرائزیشن کا کام کرنا ہے۔ پرائس کنٹرول کرنے کے لئے کنٹرولنگ اتھارٹی محکمہ خوراک یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت آتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس حوالے سے irrelevant question کر رہے ہیں۔ یہ نیا سوال دے دیں تو اس محکمہ سے جواب لے لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہاں جواب میں پرائس کنٹرول کا لکھا ہوا ہے تو پھر یہ کیوں لکھا گیا ہے کہ جب ان کو detail کا پتا ہی نہیں ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ پرائس کنٹرول کرنے کے لئے انہوں نے کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ یہ بڑا آسان ہے کہ یہاں پر کھڑے ہو جانا اور کہہ دینا کہ یہاں پر اس کا کوئی سسٹم نہیں ہے یا ہمیں نہیں پتا یہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب سے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ irrelevant question کر رہے ہیں۔ ہمارے کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ کا کام صرف پروگرامنگ کرنا اور پروگرام دینا ہے، کنٹرول کرنا اور کوالٹی چیک کرنا، لوگوں کو فائدہ ہونا کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ کا کام نہیں ہے یہ محکمہ کا کام ہے۔ یہاں بات کرنا بڑا آسان ہے چاہے وہ relevant ہو یا irrelevant ہو۔ ڈاکٹر صاحب یہ مہربانی کریں اور relevant بات کریں جو سوال کے متعلقہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں لوگوں پر پرائس کنٹرول کے اثرات کی بات نہیں کر رہا۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے کیا اقدام اٹھایا ہے اور کمپیوٹرائزیشن سے پرائس کنٹرول میں اب تک کیا فرق پڑا ہے؟

میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس کا کیا فائدہ ہوا ہے؟ وہ تو انہیں پتا ہونا چاہئے میں تو لوگوں کا پوچھ ہی نہیں رہا۔

جناب سپیکر: آپ آرام سے پوچھیں۔ وہ بھی آرام سے جواب دے دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کے لئے تجویز ہے کہ یہ relevant question کریں۔ ہمارا آئی ٹی بورڈ کا یا کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ کا کام display کرنا ہے کہ یہ ایک چیز مارکیٹ میں ہو رہی ہے اور جتنا rate آ رہا ہے اس کے لئے منڈیوں میں کمپیوٹر پروگرامنگ کی گئی ہے مارکیٹ کمیٹی میں کی گئی ہے یا ہر منڈی میں کی جاتی ہے۔ کمپیوٹر آفیسر کا کام کمپیوٹر پروگرامنگ ہے وہ کنٹرولنگ اتھارٹی نہیں ہے کہ جس نے rate fix کرنا ہے اور نہ لوگوں کو وہاں پر لے کر جانا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! انہیں میری بات کا شاید پتا نہیں لگ رہا۔ آپ انہیں explain کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ سمجھ تو رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ ہی نہیں رہا کہ لوگوں پر کیا effect ہے یا منڈیوں میں کیا effect ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ پرائس کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور جو کمپیوٹرائزیشن کی گئی ہے وہ کس لئے کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب تسلی کے ساتھ اپنے سوال کا جواب پڑھ لیں۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ ان اداروں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے؟ اس کا بڑا clear cut جواب آیا ہوا ہے کہ ہم نے ان ان اداروں میں ان ان جگہوں پر کام کیا ہے۔ آپ اس سے آگے effect کا پوچھ رہے ہیں۔ اس کے حوالے سے تو ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا کہ کمپیوٹرائزیشن کرنے سے کیا effects آئے ہیں۔ آئی ٹی بورڈ کا کام effect دینا نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جز (ج) کو پڑھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جتنی منڈیاں ہیں ان کے اندر کمپیوٹرائزیشن کے مطابق قیمتیں display کی گئی ہیں اور ان منڈیوں میں

programming کی گئی ہے اور قیمتوں کو لوگوں کے لئے آویزاں کیا گیا ہے تو اس کے علاوہ اور کیا کیا جائے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کتنا زبردست کام کیا گیا ہے کہ فلیکس بنا کر اس پر prices لکھ دی گئی ہیں کیا یہ computerized system ہے؟ یہ کام تو اس کے بغیر بھی ہو سکتا تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی نے منڈیوں میں قیمتوں کا ٹیبل بنا کر اس کی فلیکس لگا دی ہے تو کیا یہ کام اس نے کر دیا ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جو سوال آپ نے پوچھا ہے اس کا درست جواب انہوں نے اپنے طور پر دے دیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جز (ج) میں سوال پوچھا گیا ہے کہ ان اداروں نے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کن کن محکمہ جات کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟ اور اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! کیا آپ نے پہلے سوال پڑھا ہے کہ اس کا جواب کیا دیا گیا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ڈاکٹر صاحب کے سوال کو سمجھ نہیں پا رہے اس لئے میں ان کو سمجھانے کے لئے بتا رہا ہوں کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ مختلف محکمہ جات کی کمپیوٹرائزیشن پنجاب آئی ٹی بورڈ کی قیادت میں کی جا رہی ہے تاہم ضلعی سطح پر قائم سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر کے دفاتر آئی ٹی سے متعلقہ ضلعی سطح کے دیگر امور سر انجام دے رہے ہیں۔ خاص طور پر ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، ون ونڈو کمپلینٹ سیل اور ڈومیسائل شامل ہیں جبکہ سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ سال وار آپ نے کیا کیا کام کئے ہیں تو بجائے اس کے کہ یہ سال وار کام بتاتے کہ ہم نے گزشتہ پانچ سالوں میں 2011 سے 2016 تک ان ان اداروں میں ہم نے یہ کام کئے انہوں نے خود کہا ہے کہ اس میں ڈینگی، پرائس کنٹرول، ذمہ دار شہری، ون ونڈو کمپلینٹ سیل اور ڈومیسائل وغیرہ تو

انہوں نے سال وار کون کون سے شعبے میں کیا کیا programming کر کے دی اور کس محکمے کو دی اس programming کے متعلق پوچھنا چاہ رہا ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! ماشاء اللہ میرے بھائی نے بہت اچھا سوال کیا ہے لہٰذا گزارش ہے کہ اگر یہ ذرا غور سے پڑھ لیں تو اس کا جواب بھی اس میں دیا گیا ہے اگر یہ جز (الف) میں آ جائیں تو اس میں انہوں نے پوچھا ہے کہ لاہور ڈویژن میں آئی ٹی کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟ یہ سوال لاہور ڈویژن کے حوالے سے پوچھا گیا ہے نہ کہ پورے پنجاب کے حوالے سے لہٰذا مختلف محکمہ جات کی کمپیوٹرائزیشن پنجاب آئی ٹی بورڈ کی قیادت میں کی جا رہی ہے اور یہ میں نے جز (الف) میں لکھا ہے کہ 12-2011 اور 13-2012 سے یہ کام شروع ہے۔ یہ محکمے 12-2011 سے یہی کام کر رہے ہیں۔ یہ مہربانی فرما کر اب میرا جواب سن لیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! انہوں نے کتنے فنڈز allocate کئے ہیں وہ بھی بتا دیئے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جواب پھر بھی clear نہیں ہے۔ یہ بہت ہی clear سوال ہے کہ یہ مجھے سال وار جواب بتا دیں کیا ان کو اپنے محکمے کا کچھ پتا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! ان کو اپنے محکمے کا پتا ہے آپ کو پتا نہیں تو آپ نے سوال کیا کرنا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ مجھے بتا دیں کہ سال وار کتنے پیسے لگے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ میری بات نہیں سن رہے یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ آپ کی بات مناسب نہیں ہے۔ کیوں انہیں اپنے محکمے کا پتا نہیں ہے انہوں نے آپ کو ساری بات بتا تو دی ہے۔ اگر آپ ان کی بات ہی نہ سنیں تو کوئی کیا کرے؟ آپ نے جو اپنے کان بند کئے ہوئے ہیں ان کو کھول لیں۔ یہ آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ ان کا جواب تو پڑھیں آپ کسی کو کیا سنا رہے ہیں آپ مجھ سے بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کا یہ سال وار جواب clear نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! انہوں نے آپ کو بتایا ہے اگر آپ کو ہی سمجھ نہ آئے تو کوئی کیا کرے؟ بڑی مہربانی۔ خلیل طاہر سندھو صاحب! ہم نے Question Hour کے بعد سانحہ کوئٹہ کے بارے میں قرارداد پیش کرنی ہے اور اس کے علاوہ بھی ایک قرارداد ہم نے پاس کرنی ہے تو میڈیا والے صاحبان سے کہیں کہ آپ اندر تشریف لائیں۔ ہم آپ سے کوئی کم محب وطن نہیں ہیں لہٰذا آپ مہربانی کریں اور ان کو منا کر لائیں۔ ان کو کیا ہو گیا ہے نہ ہی ان کو قرارداد کے بارے میں پتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو
صحافی حضرات کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں آج اپنی بات ضرور کروں گی۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر عامر سلطان چیمہ کے والد محترم انور چیمہ (مرحوم) جو کہ سابق فیڈرل منسٹر بھی تھے ان کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

جناب سپیکر: وٹو صاحب! Question Hour کے بعد فاتحہ خوانی کروادیں گے۔ جی، انہوں نے 12-2011 کی مجموعی طور پر 21 ملین کی بات کردی ہے آپ نے سوال پوچھا ہے اس پر انہوں نے 13-2012 کا بھی آپ کو جواب دے دیا ہے۔ لاہور ڈویژن کا آپ نے پوچھا ہے اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے ایسے نہ کیا کریں کیونکہ یہ بات اچھی نہیں لگتی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ کون سے محکمے کے لئے programming ہوئی اور اس پر اتنے پیسے لگے ہیں۔ یہ ہمیں سال وار 12-2011 سے 2016 تک پانچ سال کی بات ہے کہ ان پانچ سالوں میں آپ محکمے کو کہیں کہ وہ بتادے کہ یہ 21.974 ملین روپے کہاں لگے ہیں۔ یہ ہمیں بتادیں کہ کون سی programming ہوئی ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جس طرح کا یہ منڈیوں میں پرائس ٹیبل لگاتے ہیں اسی طرح کا یہ پانچ سال کا ٹیبل ہمیں بھی بنا کر دے دیتے تو سارے جواب سامنے آجانے تھے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اب آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سن لیں اس کے بعد آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جس طرح ڈاکٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ یہ سوال 12-2011 کے لئے تھا جس کا جواب اب پڑھا جارہا ہے اگر ان کو 15-2014 اور 2016 کا fresh answer چاہئے تو وہ بھی ہم دے دیں گے ہمیں کوئی issue نہیں ہے۔ یہ تو ان دنوں کا جواب بنا ہوا ہے اور یہ 2013 کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب!اب آپ ان کو کیا دیکھ رہے ہیں؟ اگلا سوال نمبر 5370 محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر2538ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال امجد علی جاوید کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات(ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سوال نمبر2538 کا پہلے بھی دس مرتبہ جواب آ چکا ہے لہٰذا اگر اس سوال کوdispose of کر دیں تو مہربانی ہو گی۔ یہ بہت پرانا سوال ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سوال نمبر2538 کو ہم نےpending کر دیا ہے جب ڈاکٹر سید وسیم اختر آئیں گے تو پھر اس سوال کوdispose of بھی کر دیں گے۔ اگرrepetition ہو گی تو پھر ٹھیک نہیں ہے۔ جی، امجد علی جاوید! آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر7118 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔86 میرج گرانٹ سے متعلقہ تفصیل

*7118: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حلقہ پی پی۔86 کے کتنے لوگوں کو میرج گرانٹ کے لئے کتنی رقوم فی کس فراہم کی گئیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) محکمہ نے شادی گرانٹ کی فراہمی کے لئے کیا پیمانہ یا شرائط مقرر کی ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حلقہ 86 میں50 لوگوں کو۔/565000 روپے گرانٹ فراہم کی گئی جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شادی گرانٹ کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر کی مندرجہ ذیل بنیادی شرائط ہیں:

1۔ ایسے ضرورت مند والدین یا سرپرست جن کی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ چکی ہوں اور وہ شادی کرنے کے لئے تاریخ طے کر چکے ہوں بیت المال کمیٹی کو درخواست دیں بشرطیکہ انہوں نے کسی اور ادارے سے اس مقصد کے لئے امداد حاصل نہ کی ہو۔

2۔ درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بیٹی کا نکاح ہونے کے بعد 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے کے بعد انہیں مالی امداد دی جا سکتی ہے۔ استحقاق طے کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ترجیحات کو بالترتیب مدنظر رکھا جائے گا۔

i۔ بیوائیں

ii۔ یتیم بچیوں کے غریب سرپرست

iii۔ غریب اور نادار والدین

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ محکمہ نے شادی گرانٹ کی فراہمی کے لئے کیا پیمانہ یا شرائط مقرر کی ہیں تو محکمے نے جواب دیا ہے کہ ایسے ضرورت مند والدین یا سرپرست جن کی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ چکی ہوں اور وہ شادی کرنے کے لئے تاریخ طے کر چکے ہوں بیت المال کمیٹی کو درخواست دیں جبکہ عملاً ایسا نہیں ہے اور جو فیلڈ میں ہیں وہ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اگر جو جواب لکھا گیا ہے یہ درست ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب محکمے کو یہ ہدایت فرمادیں کہ وہ نیچے بھی یہی پالیسی بھجوادیں تاکہ لوگوں کا بھلا ہو سکے۔

جناب سپیکر: جو انہوں نے جواب دیا ہے وہی ان کی پالیسی بھی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ پالیسی نیچے فیلڈ میں نہیں ہے اور نیچے والے اس پالیسی کو مانتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اس بارے میں پوچھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہر ڈسٹرکٹ میں جتنی بھی ضلعی بیت المال کمیٹیاں فنکشنل ہیں ان کا ایک طریق کار وضع ہے کہ applicant جو بھی ہو گا اس نے ایک process کے through گزرنا ہے اور اس میں علاقہ جات سے verification کے لئے معززین کے ساتھ ساتھ ابھی چیئرمین، وائس چیئرمین اور کونسلر حضرات منتخب ہو گئے ہیں تو یہ ایک pure network ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی کسی بھی طریقے سے اس میں بے ایمانی نہیں ہو سکتی۔ ایک سوال بار بار اسمبلی میں اٹھتا تھا کہ شادی ہونے کے

بعد گرانٹ کیوں دی جاتی ہے؟ جبکہ actual ضرورت تو شادی سے پہلے ہوتی ہے تو اس ترتیب کو 2003-04 میں ایک سال کے لئے بحال کیا گیا تھا لیکن لوگوں نے اس کا misuse کیا کہ ایک کارڈ بنوایا اور کمیٹی سے پیسے approve کروالئے تو اس لئے بہتر یہی تھا کہ ان کو 90 دن کے بعد ہی گرانٹ دی جائے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ایسی کوئی بات نہیں کیونکہ شادی گرانٹ کی تقسیم ضلعی سطح سے ہی ہوتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جو بات کر رہا ہوں کہ زمینی حقائق اس کے اُلٹ ہیں، سیکرٹری موصوف اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اُن کا پورا نام "پارلیمانی سیکرٹری" لیں۔

جناب امجد علی جاوید: معزز پارلیمانی سیکرٹری انصاری صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ صرف ایک سال میں یہ دیا گیا تھا لیکن اب نہیں ہے۔ اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر یہاں جواب میں لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر یہ درست لکھا گیا ہے تو اس کی direction فرمائیں، اگر نہیں ہے تو جواب میں غلط کیوں لکھا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! کیا غلط لکھا ہوا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری فرمارہے ہیں کہ ہم نے اجازت دی تھی جس کا misuse ہوا پھر اس کو بند کر دیا گیا ہے۔ یہ ریکارڈ میں ہے بے شک دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): بالکل صحیح بات ہے۔ وہاں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کمیٹی بھی بن گئی ہے، اگر کوئی آدمی وہاں درخواست دیتا ہے اور کسی کو کوئی اعتراض ہے بلکہ معزز ممبر کو کسی نے شکایت کی ہے کہ ہماری شادی گرانٹ کی منظوری نہیں ہوئی تو اس کو منظر عام پر لائیں ہم اُس کا انشاء اللہ حل کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا تو یہ سوال ہی نہیں ہے بلکہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جو لکھا ہے یہ خود اُس کی نفی کر رہے ہیں۔ وہاں پر complaints موجود ہیں اور کمیٹی کے چیئرمین اور سیکرٹری سے میری بات ہوئی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم شادی سے پہلے گرانٹ نہیں دے سکتے جبکہ جواب میں یہ لکھتے ہیں کہ شادی سے پہلے گرانٹ دینے کی direction موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے اور یہ اس بات کو مانیں کہ محکمہ نے یہ غلط لکھا ہے۔ اگر درست لکھا ہے تو پھر محکمہ کو direction جاری کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے جواب میں clear cut لکھا ہوا ہے کہ درخواست گزار 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں تو ظاہر ہے کہ جب نکاح ہو گا تو اُس کے بعد ہی گرانٹ کی approval ہو گی۔ ہم نے کہیں نہیں لکھا کہ شادی سے پہلے بھی ہم دے سکتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جواب پڑھ دیتا ہوں۔ جز (ب) میں ہے کہ "ایسے ضرورتمند والدین یا سرپرست جن کی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ چکی ہوں اور وہ شادی کرنے کے لئے تاریخ طے کر چکے ہوں، بیت المال کمیٹی کو درخواست دیں۔" اس جواب میں تاریخ طے کرنے کا ذکر ہے۔ [****]

جناب سپیکر: جی، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ممبر موصوف جواب کے دوسرے نمبر پر جائیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ دو نمبر بھی پڑھیں ناں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں دونوں صورتیں ہیں۔ پہلی صورت میں تاریخ طے کرنے کا ذکر ہے جبکہ دوسری صورت 90 دن والی ہے اور یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ پورا جواب پڑھ لیا کریں اور مہربانی کیا کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے پورا جواب پڑھا ہے۔ میں جس حصے پر emphasis کر رہا ہوں، اُس کی بات کر رہا ہوں۔ اس میں دونوں provisions ہیں اور انہوں نے پہلی provision لکھ کر دی ہے کہ یہ موجود ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر:

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے
ایک ہی نکتے نے ہمیں محرم سے مجرم بنا دیا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ دغا ہی ہے۔

جناب سپیکر: بڑا افسوس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ نکاح ہونے کے بعد 90 دن کے اندر درخواست دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ لکھا ہوا ہے اور انہوں نے پڑھ لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر چودھری صاحب کہیں پر درخواست دیں گے تو result بعد میں ہی آئے گا یا اُسی وقت ہی آ جانا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بھی بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ وضاحت نہیں ہو رہی جو میں کہہ رہا ہوں۔ میں بات کچھ کر رہا ہوں اور جواب یہ کچھ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ کتاب کہاں سے لائے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جواب میں یہ لکھا ہے کہ جو والدین اپنی بچیوں کی شادی کی تاریخ طے کریں وہ گرانٹ کی demand کرنے کے لئے درخواست دے سکتے ہیں جبکہ یہ اس کو مان ہی نہیں رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ درخواست دیں اور یہ نہیں لکھا ہوا کہ ہم نے ان کو امداد دے دینی ہے۔ امداد 90 دن کے بعد ہی ملے گی۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ دوسرے نمبر کو کیوں نہیں پڑھتے، کیا کر رہے ہیں آپ؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ دوسری provision ہے۔ یہ دونوں صورتیں الگ الگ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو سب کچھ سمجھ ہے ایسے ہی ٹائم ضائع نہ کریں اور مہربانی کریں۔ اگر جواب نہیں پڑھتے تو آپ کی مرضی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اگلا relevant سوال کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترم! اگر آپ پڑھ نہ سکیں تو میں کیا کروں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمے کی اس میں دونوں provisions موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ساتھ لکھ دیا ہے کہ "درخواست گزار بیت المال کمیٹی کو بیٹی کا نکاح ہونے کے بعد 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں اور چھان بین کے بعد مستحق افراد قرار پانے والوں کو مالی امداد دی جا سکتی ہے۔"

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ دوسری provision ہے۔

جناب سپیکر: پانی میں پوری مدھانی آپ نے ڈالی ہوئی ہے۔ بلاوجہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ بیٹھ جائیں کیونکہ آپ مطمئن ہی نہیں ہو سکتے۔ بہت شکریہ

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب! کیا بات ہے آج خیریت تو ہے، آپ سارے بٹن کھول کر کھڑے ہوئے ہیں؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری نے ابھی فرمایا ہے کہ چند اضلاع میں بیت المال کے چیئرمین بنائے گئے ہیں لیکن باقی اضلاع میں ابھی تک کیوں نہیں بنائے گئے؟ اس کے علاوہ یہ ابھی فرما رہے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا بات ہے آپ نے گلے کے سارے بٹن کھولے ہوئے ہیں، خیریت تو ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ نکاح کرنے سے پہلے پیسوں کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن شادی کے بعد پیسوں کی کیا ضرورت ہو گی؟

جناب سپیکر: آپ کو بھی پتا ہے کہ تصدیق کے بغیر پیسے نہیں دیتے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! ایک question determine کرتا ہے اور جب آپ بیت المال کے چیئرمین ہی نہیں بنائیں گے تو پھر عوام کو کیا فائدہ ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات سن لی ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ نے صحافی بھائیوں کے حوالے سے حکم دیا تھا۔ صحافی حضرات نے اپنا احتجاج کیا ہے، دعا بھی کی ہے اور ہم ان کے ساتھ دعا میں شامل بھی ہوئے ہیں۔ آپ کا حکم تھا کہ ہم وقفہ سوالات کے بعد یہ قرارداد بھی لائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، قرارداد آئے گی اور اس کے ساتھ دعا بھی ہو گی۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اب صحافی بھائی بائیکاٹ ختم کر کے واپس آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کا شکریہ۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کا ضمیمہ ہے۔

جناب سپیکر: کون سا جز کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ جز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کیا بات کر رہے ہیں؟ آپ چودھری صاحب کو خود نہیں روکیں گے اور اگر روکنا پڑا تو میں خود ہی روک لوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال(حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! وہ اگلے جز کا کہہ رہے تھے تو میں نے کہا کہ ختم ہو گئے ہیں اور اب آپ کا اگلا سوال آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7485 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وومن کرائسز سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*7485: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بے نظیر وومن کرائسز سنٹر صوبوں کو منتقل کر دیئے ہیں اور پنجاب حکومت نے 2014-07-01 کو محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت ان اداروں کو adopt کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارچ 2016 میں ان اداروں کے مساوی حکومت violence against women centre ڈویژنل لیول پر قائم کر رہی ہے جس کی ابتدا ضلع ملتان سے ہو چکی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت وومن کرائسز سنٹرز کو بے نظیر وومن کرائسز سنٹر میں ضم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو ان اداروں کا status کیا ہوگا اور ان کے ملازمین کو کیا تحفظ ملے گا ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) یہ درست ہے کہ بے نظیر وومن کرائسز سنٹر پنجاب حکومت نے محکمہ سوشل ویلفیئر کو منتقل کر دیئے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بات اس حد تک درست ہے کہ Punjab Protection of Women Against Violence Act 2016 کے نافذ العمل ہونے کے بعد محکمہ سوشل ویلفیئر Violence Against Women Centre بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اس ضمن میں پہلے سنٹر کی تعمیر ملتان میں شروع ہو چکی ہے۔ بہاولپور اور راولپنڈی میں سنٹرز کی تعمیر زیر غور ہے۔

(ج) Violence Against Women Centre کی evaluation کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات پنجاب کو تحریری طور پر لکھ دیا گیا ہے۔ ان سنٹرز کو کسی دوسرے ادارے کے ساتھ ضم کرنے کا فیصلہ رپورٹ آنے کے بعد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ "کیا حکومت وومن کرائسز سنٹرز کو بے نظیر وومن کرائسز سنٹر میں ضم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو ان اداروں کا status کیا ہوگا اور ان کے ملازمین کو کیا تحفظ ملے گا؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "حکومت ان سنٹرز کو بے نظیر وومن کرائسز سنٹر میں ضم کرنے کا فیصلہ رپورٹ آنے کے بعد کرے گی۔" اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پنجاب میں

تقریباً 12 کے قریب یہ سنٹر کام کر رہے ہیں جن میں ملازمین کی تعداد 10 سے 15 افراد پر مشتمل ہے۔ اگر ان کو بے نظیر وومن کرائسز سنٹر میں ضم کر دیا جاتا ہے تو کیا ان کے ملازمین کو فارغ کر دیا جائے گا یعنی بے روزگار کر دیا جائے گا، اگر ایسا ہو گا تو کیا ان کے ساتھ یہ زیادتی نہیں ہو گی اور میرا سوال صرف یہ ہے کہ حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ہم نے محکمہ پی اینڈ ڈی کو یہ کیس بھجوا دیا تھا کیونکہ یہ محکمہ پہلے وفاقی حکومت کے تحت چل رہا تھا اور اٹھارہویں ترمیم کے لحاظ سے صوبہ پنجاب کو deliver کر دیا گیا۔ ابھی ہم نے اس کی SNE فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دی ہے جنہوں نے اس پر ایک observation لکھ دی کہ محکمہ پی اینڈ ڈی سے جب clear ہو گا تو اس کا بجٹ پھر approve ہو گا جبکہ 30-06-16 تک salary سے کسی بھی employee کو نقصان نہیں ہوا۔ گورنمنٹ کی یہ کوشش ہے کہ جب اس کی approval آ جائے گی تو ان ملازمین کو ہم محکمہ سوشل ویلفیئر میں proper لے لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ان ملازمین کے ساتھ کیا کریں گے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ ملازمین کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا، کیا اُن کو فارغ کر دیا جائے گا کیونکہ جب دونوں سنٹرز کے ملازمین اکٹھے ہو جائیں گے تو کیا اُن کی تعداد زیادہ نہیں ہو جائے گی لیکن ان کو تحفظ کیا ملے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان ملازمین کو فارغ نہیں کیا جائے گا بلکہ ان اداروں کو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ چلائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ اس بات سے مطمئن ہیں اور مزید کوئی ضمنی سوال تو نہیں کریں گی؟

محترمہ شمیلہ اسلم: نہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں احتجاجاً اگلا سوال نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میرے پہلے سوال کا مناسب جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے پہلے سوال کا مناسب جواب نہیں دیا گیا اس لئے میں اگلا سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: اس سوال کو dispose of کر دیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: پہلے سوال کا جواب کیوں نہیں آیا، آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ پہلے سوال کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے اور آپ کیا بات کرتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں relevant بات کر رہا ہوں لیکن اس کا جواب درست نہیں ہے اور میں اس جواب سے satisfied نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کس کی بات کر رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: کیا وہ آپ کو انگوٹھا لگا کر دیں کہ آپ کا غذ لائیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دو الگ الگ provisions ہیں جن میں سے ایک provision پر زور دیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے clear cut بتایا ہے بھائی اسے پڑھ لیں۔ it does not look nice.

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! معزز ممبر امجد علی جاوید کا مؤقف درست ہے کہ اس سوال کا مفصل اور جامع جواب آنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان سے جواب لے لیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے جواب لکھا ہوا ہے آپ اسے پڑھ لیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! وہ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو مطمئن نہیں ہوں گے۔ میں تو اس جواب سے کم از کم مطمئن ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی اور نوازش۔

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!جو پالیسی ہے۔۔۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر سوال کے جواب کا معیار ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر:جی، میں مطمئن ہوں اور پورا ہاؤس بھی مطمئن ہے۔ بڑی مہربانی۔آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ Please have your seat. Don't interfere in my matter.

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!سوال کرنے والا مطمئن ہونا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر:نہیں۔I am not talking with you. I am talking with that man بڑی مہربانی آپ کی اور آپ ایسے نہ کیا کریں۔آپ تشریف رکھیں۔آپ تشریف رکھیں۔ میں کہتا ہوں آپ تشریف رکھیں بھائی۔ بڑی مہربانی۔آپ کی مہربانی۔

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!یہ طریق کار مناسب نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر:آپ کا یہ طریق کار نامناسب ہے،آپ کس کی اجازت سے کھڑے ہوئے ہیں اور آپ نے یہ کیسے interfere کیا ہے؟

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!This is my right

MR SPEAKER: No, no you can't do. Without permission you can't do.

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!This is not a class room?

MR SPEAKER: No, please have your seat. I said have your seat. Please have your seat.

تشریف رکھیں۔اس سوال کو پھر dispose of کر دیں؟

میاں خرم جہانگیر وٹو:جناب سپیکر!آپ یہاں پر کوئی استاد نہ ہیں۔

MR SPEAKER: No, I don't say like this. I don't speak like this. Be careful.

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ہم careful ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! یہ مناسب روّیہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے اور میں نے جواب دے دیا ہے۔ بیٹھے بیٹھے بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 7552 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال پر بھی میرا مؤقف وہی ہے اور میں احتجاجاً اسے take up نہیں کرنا چاہتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں دوبارہ تفصیل کے ساتھ انہیں سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کون سے سوال کا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پہلے والے سوال کا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! وہ سوال تو dispose of ہو گیا بہر حال آپ جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! امجد صاحب! اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پڑھ دیتا ہوں جسے ذرا دیکھ لیا جائے۔ جز (ب) میں ہے کہ شادی گرانٹ کے لئے محکمہ سوشل ویلفیئر کی مندرجہ ذیل بنیادی شرائط ہیں:

1۔ ایسے ضرورت مند والدین یا سرپرست جن کی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ چکی ہوں اور وہ شادی کرنے کے لئے تاریخ طے کر چکے ہوں، بیت المال کمیٹی کو درخواست دیں۔ ایک provision یہ ہے بشرطیکہ انہوں نے کسی اور ادارے سے اس مقصد کے لئے امداد حاصل نہ کی ہو۔

2۔ دوسری provision یہ ہے کہ درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بیٹی کے نکاح ہونے کے بعد 90 دن کے اندر درخواست دیں۔ میرا سوال یہی ہے کہ پہلی provision پر عمل نہیں ہو رہا اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے خود تسلیم کیا کہ ہم نے

پچھلے سال اس تجربے کو بند کر دیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر نہیں ہے تو پھر آپ اس provision کو ختم کر دیں اور اگر ہے تو محکمہ کو direction دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ بیت المال کمیٹی کو درخواست دیں۔ Applicant نے یا کسی نے بھی درخواست دے دی تو اس کے بعد وہ درخواست گزار بن گیا۔ آپ definition check کر لیں، درخواست گزار نے ایک application دے دی۔ اس کے بعد لکھا ہوا ہے کہ درخواست گزار ضلعی بیت المال کمیٹی کو بیٹی کا نکاح ہونے کے بعد 90 دن کے اندر اپنی درخواست ہمراہ نکاح نامہ دے سکتے ہیں۔ اس میں clear cut ہے کہ وہ پہلے درخواست دے گا اور جب وہ درخواست گزار بن گیا تو پھر نکاح نامہ دے گا تو اس کے بعد مالی امداد دی جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہی تو بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! کون سی بات سمجھ میں نہیں آ رہی؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! دو الگ الگ صورتیں ہیں۔ انہوں نے خود یہ کہا ہے آپ بے شک ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایک provision ایک نمبر پر ہے اور دوسری provision دوسرے نمبر پر ہے اور دونوں صورتوں میں درخواست دی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد کمیٹی نے فیصلہ کرنا ہے کہ مستحق ہے یا نہیں۔ نیچے کمیٹی یہ کہتی ہے کہ صرف ایک صورت ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر یہ ایک صورت ہے تو یہ پہلی صورت کو ختم کر دیں۔ اگر پہلی صورت موجود ہے تو اس کی direction جاری کر دیں۔ میں تو صرف یہ بات کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کو دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! موصوف وہی بات بار بار کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انہیں سمجھ نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اگر اس میں کوئی سمجھ نہیں آ رہی تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تو بڑی مناسب بات کی ہے کہ درخواست دیں اور اس کے بعد درخواست گزار نکاح نامہ دیں۔ اس میں تو ایسی کوئی پیچیدگی والی بات ہی نہیں ہے جس پر معزز ممبر امجد علی جاوید بضد ہوئے۔ یہی بات یہ جب 2003 میں allowed کیا تھا کہ نکاح نامہ پہلے آنا چاہئے تو اس وقت ایک سال ہی یہ پریکٹس چل سکی اور بہت سے cases on records ہیں کہ جو لوگ کہتے تھے کہ یہ مناسب نہیں ہے چہ جائیکہ کہ حکومت نے یہ بہتر کیا کہ جب کوئی اور کسی مستحق کا حق لے جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اگر شفافیت ہے تو وہ رہنی چاہئے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایک ہی provision ہونی چاہئے اور نیچے اس کو نہ لکھیں۔ ایک ہی provision ہے دوسری ہے ہی نہیں اور اسے ختم کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اسے دیکھ لیں اگر اس میں legally کوئی hitch نہیں ہے تو پھر جہاں یہ کہہ رہے ہیں اس کی درستی کر لیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر فرزانہ نذیر اپنی نشست سے دوسری نشست پر جانے کے لئے اٹھیں)

ڈاکٹر صاحبہ! کیا کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں کشمیر پر بات کرنے کے لئے جا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ادھر بیٹھیں اور کشمیر کی بات پھر کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اپوزیشن سڑکوں پر ہے لیکن انہوں نے کشمیر کے issue کا ذکر تک نہیں کیا ہمیں بہت افسوس ہوا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، اگلا سوال نمبر 1793 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے" کی نعرے بازی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مودی کے یار تو یہ ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں! آپ کو کس نے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں آپ کو ایوان سے باہر نکال دوں گا۔

(شور و غل)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم کشمیری ہیں ہمیں تکلیف ہے انہیں تکلیف نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں نہیں تو آپ کے لئے آرڈر ہونے لگا ہے۔ آپ نے ہاؤس کو تماشا بنایا ہوا ہے بلاوجہ ماحول کو خراب کیا ہوا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7496 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر 8013 میاں طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ بھر میں بے سہارا خواتین کے لئے دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

*5370: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بے سہارا خواتین کے لئے کتنے دارالامان موجود ہیں؟

(ب) لاہور کا دارالامان کہاں واقع ہے اس میں کتنی خواتین رکھنے کی گنجائش ہے نیز اس وقت اس میں کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں؟

(ج) لاہور کے دارالامان کے عملہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا لاہور میں ایک دارالامان بے سہارا خواتین کو سہارا دینے کے لئے کافی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت 36 اضلاع میں دارالامان موجود ہیں جن میں سے ضلع ننکانہ صاحب میں ابھی functional ہونے کے مراحل میں ہے۔

(ب) لاہور کا دارالامان E-36/30 نزد پولیس سٹیشن نواں کوٹ، بند روڈ لاہور واقع ہے اور اس کی sanctioned گنجائش 50 خواتین کی ہے نیز اس وقت 77 خواتین اور 12 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ج) لاہور کے دارالامان میں کل پندرہ کا عملہ موجود ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور میں موجود ایک دارالامان بے سہارا خواتین کو سہارا دینے کے لئے کافی نہ ہے لہٰذا محکمہ مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے تقرر نہ ہونے سے پیدا شدہ مسائل

*7119: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ کئی ماہ سے ضلعی بیت المال کے چیئرمین مقرر نہیں کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے بیت المال کمیٹیاں کام نہیں کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے فعال نہ ہونے کی وجہ سے مستحقین امداد سے محروم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کمیٹیوں کی عدم موجودگی سے ہسپتالوں میں غریب مریض جو بیت المال سے ملنے والی امداد سے علاج کرواتے تھے، وہ علاج سے محروم ہیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ نادار اور غریب افراد کو مشکلات سے نجات دلانے کے لئے ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے جلد تقرر کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب کی ضلعی بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل جنوری 2015 سے ہونا مقصود تھا۔ 30۔ ستمبر 2015 کو بیت المال کونسل کے اجلاس میں ضلع لاہور کی تین کمیٹیوں کے چیئرمین، وائس چیئرمین بنا دیئے گئے ہیں جن میں بیت المال کمیٹی سٹی، صدر اور ماڈل ٹاؤن کمیٹی شامل ہیں جبکہ سرگودھا، میانوالی، خوشاب، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، منڈی بہاؤالدین اور راجن پور اضلاع کی بیت المال کمیٹیاں 2016-05-05 کو بیت المال کونسل کے اجلاس میں منظوری کے بعد کام کر رہی ہیں۔ مزید برآں باقی اضلاع میں کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جی نہیں!تاہم پنجاب بھر میں سرکاری ہسپتالوں میں محکمہ صحت کے علاوہ سوشل ویلفیئر افسران زکوٰۃ فنڈ، پاکستان بیت المال، انجمن بہبود مریضاں کے تعاون سے مستحق افراد کے علاج معالجہ میں مدد کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پنجاب بیت المال نے اپنے فنڈ کا 7فیصد مستحق مریضوں کے لئے مختص کیا ہوا ہے۔

(د) اب تک 13 بیت المال کمیٹیاں بن چکی ہیں جبکہ باقی ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے تقرر کے سلسلہ میں کام کیا جارہا ہے اور یہ جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔

سپرنٹنڈنٹ کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کا مسئلہ

*7552:چودھری عامر سلطان چیمہ:کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ضلعی دفاتر پلاننگ میں سپرنٹنڈنٹ کی 16 سے زائد اسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا اسامیاں اسسٹنٹ کی پروموشن کرکے پُر کی جائیں گی؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ اسسٹنٹ کی پروموشن کرکے درج بالا خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے تمام ضلعی دفاتر (پلاننگ) میں 36 میں سے 35 پر سپرنٹنڈنٹ تعینات ہیں اور بقیہ ایک ضلع میں سپرنٹنڈنٹ تعینات کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ یہ تمام اسامیاں اسسٹنٹس کو ترقی دینے کے بعد پُر کی گئی ہیں۔

(ج) باقی ایک سیٹ بھی اسسٹنٹ کی ترقی کرکے پُر کی جائے گی۔

صوبہ میں بیت المال کمیٹیوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7455:جناب امجد علی جاوید:کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں بیت المال کمیٹیوں کی مدت ختم ہونے کے بعد نئی بیت المال کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے بیت المال سے مستفید ہونے والے غریب، نادار اور معذور افراد شدید متاثر ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا محکمہ / حکومت جلد از جلد بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! درست ہے کہ پنجاب بیت المال کے زیر انتظام ضلعی بیت المال کمیٹیوں کی مدت ختم ہو چکی ہے اور اب تک 39 میں سے 13 کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں جن میں صدر لاہور، سٹی لاہور، ماڈل ٹاؤن لاہور، گوجرانوالہ، منڈی بہاؤالدین، سیالکوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، سرگودھا، خوشاب، بھکر، میانوالی اور راجن پور کی ضلع بیت المال کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔ بقیہ ضلعی بیت المال کمیٹیاں تشکیل کے مراحل میں ہیں۔

(ب) جن اضلاع میں ضلعی بیت المال کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں وہاں پر غریب نادار اور معذور افراد کی امداد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ باقی کمیٹیوں میں عارضی طور پر کام تعطل کا شکار ہے تاہم صوبائی کونسل اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے مستحق افراد کی مالی امداد جاری کئے ہوئے ہے۔

(ج) ہاں! حکومت جلد از جلد کمیٹیوں کی تشکیل کا ارادہ رکھتی ہے۔ امید ہے یہ کام جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

سرگودھا: فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*7943: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ –

(الف) فور سیکٹر پروگرام اور پی ڈی پی کے تحت سال 16۔2015 میں ضلع سرگودھا کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے تھے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج بالا پروگرام کے تحت کون کون سے اور کتنے ترقیاتی کام ہوئے ہیں؟

(ج) درج بالا پروگرامز کے تحت ہونے والے ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فورسیکٹر پروگرام اورپی ڈی پی کے تحت مالی سال16۔2015میں ضلع سرگودھا کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کئے گئے۔فورسیکٹر پروگرام صرف مالی سال12۔2011کے لئے ہی شروع ہوا تھا جبکہ پی ڈی پی مالی سال08۔2007میں شروع ہوکر مالی سال12۔2011میں مکمل ہوگیااور دونوں پروگرام اپنی معینہ مدت میں ہی مکمل ہوگئے تھے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج بالا پروگراموں کے تحت کوئی بھی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

(ج) درج بالا پروگرامز کے لئے مذکورہ عرصہ میں کوئی بھی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*8013: میاں طاہر: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس محکمہ کے تحت فیصل آباد میں کون کون سے ادارے اوراین جی اوکام کررہی ہیں؟

(ج) اس محکمہ کے سال15۔2014اور16۔2015کے بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کون کون سی فلاحی خدمات سرانجام دی گئی ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ مزید کیا کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال(سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) فیصل آباد ڈسٹرکٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے 21دفاتر کام کررہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سینئر ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر1فیصل آباد

2۔ مینجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم(صنعت زار)سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر1فیصل آباد

3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر(Hq)سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر1فیصل آباد

4۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ادارہ نگہبان سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر1فیصل آباد

5۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ڈے کیئر سنٹر سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
6۔ سوشل ویلفیئر آفیسر ماڈل چلڈرن ہوم سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
7۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 1 سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
8۔ ڈپٹی ڈسٹرک آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 2
نزد کینال آفس بالمقابل سٹیٹ بنک آف پاکستان فیصل آباد
9۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر یو سی ڈی پراجیکٹ جڑانوالہ احمد پارک
گلی نمبر 9 بالمقابل حسین شوگر ملز کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
10۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر آر سی ڈی پراجیکٹ
سر کلر روڈ سمندری ضلع فیصل آباد
11۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر سی ڈی پراجیکٹ چک جھمرہ
12۔ میڈیکل سوشل آفیسر (MSSP) DHQ ہسپتال فیصل آباد
13۔ میڈیکل سوشل آفیسر ماڈل ڈرگ ابیوزز سنٹر DHQ ہسپتال فیصل آباد
14۔ میڈیکل سوشل آفیسر (MSSP) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد
15۔ میڈیکل سوشل آفیسر (MSSP) THQ ہسپتال سمندری
16۔ میڈیکل سوشل آفیسر (MSSP) THQ ہسپتال جڑانوالہ
17۔ سوشل ویلفیئر آفیسر ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد
18۔ سوشل ویلفیئر آفیسر بورسٹل جیل فیصل آباد
19۔ سپرنٹنڈنٹ دارالامان A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد
20۔ سیکرٹری ضلعی بیت المال کمیٹی سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد فیصل آباد
21۔ شہید بے نظیر بھٹو وومن سنٹر ریاض شاہد چوک نزد اقبال سٹیڈیم فیصل آباد

(ب) اس محکمہ کے تحت فیصل آباد میں مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔
1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

2۔ ادارہ نگہبان سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
3۔ ڈے کیئر سنٹر سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
4۔ ماڈل چلڈرن ہوم سوشل ویلفیئر کمپلیکس
D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
5۔ دارالامان، A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد
6۔ شہید بے نظیر وومن سنٹر ریاض شاہد چوک نزد اقبال سٹیڈیم فیصل آباد

اور اس محکمہ میں جو این جی اوز کام کر رہی ہیں ان کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کے زیر انتظام فیصل آباد میں کام کرنے والے اداروں کے بجٹ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1۔ این جی اوز کی رجسٹریشن اور ان کی راہنمائی
2۔ معذور افراد کی رجسٹریشن و بحالی
3۔ مستحق افراد کی امداد بذریعہ بیت المال
4۔ بہبود خواتین بذریعہ صنعت زار، دارالامان
5۔ قیدی خواتین اور بچوں کی سماجی بہبود اور قانونی امداد
6۔ غریب / مستحق مریضوں کا علاج
7۔ گداگری کی روک تھام
8۔ ڈینگی آگاہی مہم
9۔ پولیو آگاہی مہم

(ہ) محکمہ ضلع میں درج ذیل نئے ادارہ جات قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

1۔ ادارہ قصر بہبود۔ اس کے ذریعے خواتین کو فنی تعلیم دے کر با اختیار بنایا جائے گا۔
2۔ اولڈ ایج ہوم۔ اس میں بزرگ افراد کو روزمرہ کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
3۔ بیگرز ویلفیئر ہوم۔ اس میں بھیک مانگنے والوں کو رکھا جائے گا اور ان کی تربیت کی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع لاہور میں خواتین کی بہبود کے لئے رجسٹرڈ تنظیموں سے متعلقہ تفصیلات

429: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کی بہبود کی کل کتنی تنظیمیں رجسٹرڈ ہیں، ان کے نام اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں خواتین کی جو تنظیمیں کام کر رہی ہیں، کیا وہ ملکی اور غیر ملکی امداد حاصل کرتی ہیں تو ان کی کارکردگی کا جائزہ حکومت کس طرح لیتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان تنظیموں کا آڈٹ کر سکتی ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کب اور کس طرح، اگر نفی میں ہے تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں کل 78 رجسٹرڈ این جی اوز خواتین کی بہبود کے لئے کام کر رہی ہیں جن کے نام اور تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں خواتین کی جو تنظیمیں ملکی اور غیر ملکی امداد حاصل کرتی ہیں ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے سالانہ پراگریس اور آڈٹ رپورٹ حاصل کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت ان تنظیموں کا آڈٹ کر سکتی ہے جس کے لئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ فرم کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

لاہور: ضلع بھر میں آئی ٹی کے دفاتر کی تفصیلات

1182: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں آئی ٹی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان دفاتر کے لئے 2015-16 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(د) ان دفاتر کے سال 2014-15 کے کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ماتحت آئی ٹی کا ایک دفتر جناح ہال (ٹاؤن ہال) لاہور میں اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

(ب) ضلعی حکومت لاہور کے ماتحت قائم آئی ٹی دفتر 50 ملازمین پر مشتمل ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	آفس انچارج آئی ٹی (BS-17)	1
2۔	سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر (Lumsum)	1
3۔	ڈیٹا پروسیسنگ آفیسرز (BS-16)	2
4۔	کمپیوٹر آپریٹر (BS-12)	20
5۔	لیب اسسٹنٹ (BS-11)	1
6۔	ٹیکنیشن (BS-11)	1
7۔	پریس آپریٹر (BS-11)	1
8۔	جونیئر کلرک (BS-07)	2
9۔	ڈرائیور (BS-08)	1
10۔	الیکٹریشن (BS-05)	1
11۔	مالی (BS-01)	2
12۔	پریس ہیلپر (BS-01)	6
13۔	نائب قاصد (BS-01)	6
14۔	ڈسپیچ رائیڈر (BS-01)	1
15۔	سینٹری ورکر / سوئیپر (BS-01)	3
16۔	چوکیدار (BS-01)	1

(ج) ضلعی حکومت لاہور کے آئی ٹی کے دفتر کے لئے مالی سال 16-2015 میں مجموعی طور پر 2 کروڑ 82 لاکھ 40 ہزار روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(د) ضلعی حکومت کے آئی ٹی کے دفتر کے لئے مالی سال 15-2014 میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 29 لاکھ 50 ہزار روپے خرچ کئے گئے۔

خواتین کی بہبود کے لئے دستکاری و دیگر ہنر سکھانے والے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

430: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) این اے-125 لاہور میں خواتین کی بہبود کے لئے دستکاری و دیگر ہنر سکھانے کے کتنے ادارے موجود ہیں اور ان میں کتنی خواتین داخل ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) اگر مذکورہ حلقہ میں دستکاری ادارے موجود نہیں یا کم ہیں تو کیا حکومت مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) این اے-125 لاہور میں خواتین کی بہبود کے لئے دستکاری اور دیگر ہنر سکھانے کا کوئی بھی ادارہ موجود نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اس حلقہ میں مزید دستکاری اور ہنر سکھانے والے ادارے آئندہ مالی سال میں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور میں قائم خواتین کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1216: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت خواتین کے لئے کتنے ادارے قائم کئے گئے ہیں ان اداروں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کون کون سے پروگرام ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت لاہور میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے تحت خواتین کے لئے چھ ادارے قائم کئے گئے ہیں، ان اداروں میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے جو خدمات مہیا کی جا رہی ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں 16-2015 کی سالانہ ترقیاتی سکیم کے تحت تین نئے دستکاری سکول سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اشتراک سے قائم کئے جائیں گے۔

لاہور میں قائم شیلٹر ہومز سے متعلقہ تفصیلات

1217: محترمہ حناپرویزبٹ: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے شیلٹر ہومز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سال15۔2014 کے دوران لاہور میں کتنے نئے شیلٹر ہومز کہاں کہاں بنائے گئے، مرد و خواتین کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے نیز ان شیلٹر ہومز میں کتنے افراد کو رکھنے کی گنجائش ہے اور اس کا انتظام کس اتھارٹی کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں ایک دارالامان ہے جو E-30/36 نزد پولیس سٹیشن نواں کوٹ، بند روڈ لاہور واقع ہے۔

(ب) سال15۔2014 کے دوران کوئی نیا شیلٹر ہوم نہیں بنایا گیا۔ موجودہ شیلٹر ہوم میں 50 خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور اس کا انتظام ضلعی حکومت کے تحت چل رہا ہے۔

چنیوٹ: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1356: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ادارے کہاں کہاں کس نام سے کام کر رہے ہیں نیز ان میں کام کرنے والے ورکرز کے عہدے اور تاریخ تعیناتی بتائی جائے؟

(ب) محکمہ سماجی بہبود چنیوٹ کے لئے سال 16۔2015 کا سالانہ کتنا بجٹ مخصوص ہے اس میں سے کتنا بجٹ تقسیم کر دیا گیا اور کہاں کہاں خرچ ہوا ہے؟

(ج) اس ادارہ کے تحت کون کون سے کورسز / ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام دو ادارے ضلع چنیوٹ میں کام کر رہے ہیں:

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، چنیوٹ۔

2۔ دارالامان

ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد و عہدہ کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے زیرانتظام چلنے والے اداروں کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، چنیوٹ

1۔	کل بجٹ	1483000/- روپے
2۔	کل خرچ	963249/- روپے
3۔	تفصیل خرچ (تنخواہ عملہ)	131307/-روپے
4۔	نان سیلری/متفرق اخراجات	831924/-روپے

دارالامان، چنیوٹ

1۔	کل بجٹ	3047290/- روپے
2۔	کل خرچ	2998213/- روپے
3۔	تفصیل خرچ (تنخواہ عملہ)	1531922/- روپے
4۔	نان سیلری/متفرق اخراجات	1466291/-روپے

(ج) ان اداروں میں سکھائے جانے والے ہنر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، چنیوٹ

1۔کمپیوٹر کلاسز 2۔بیوٹیشن کلاسز 3۔سلائی وکڑھائی

2۔دارالامان، چنیوٹ:

1۔کڑھائی وسلائی 2۔دینی تعلیم 3۔سماجی ومعاشی بحالی خواتین۔

تحصیل تونسہ شریف میں بیت المال سے امداد کی تفصیلات

1359: خواجہ محمد نظام المحمود: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ بیت المال نے یکم جنوری 2014 سے اب تک کتنے لوگوں کو مالی امداد فراہم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) مالی امداد دینے کا معیار بھی بیان کریں؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں محکمہ بیت المال نے یکم جنوری 2014 سے اب تک اکیس افراد کو۔/2,14,000روپے مالی امداد فراہم کی۔جنوری 2015 سے پنجاب بھر کی بیت المال کمیٹیاں غیر فعال تھیں۔

(ب) مالی امداد حاصل کرنے کے لئے بیت المال کے مجوزہ فارم پر درخواست دی جاتی ہے۔ درخواست موصول ہونے کے بعد ضلعی بیت المال کمیٹی کا کوئی رکن یا اس کا کوئی معاون رکن موقع پر جا کر چھان بین کرتا ہے۔ استحقاق مقرر ہونے کے بعد بیت المال فنڈز کی منصفانہ تقسیم کے لئے ضلع کی بنیاد پر بالعموم پہلے آؤ پہلے پاؤ کے اصول کے تحت ہو گی لیکن سنگین یا فوری نوعیت کی درخواستوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ ضلعی بیت المال فنڈز میں اس کمیٹی کے ارکان یا اس ضلع کی کسی تحصیل کے لئے کوٹا مقرر نہ ہے۔ایک درخواست گزار ایک سال میں ایک بار امداد حاصل کر سکتا ہے۔

ضلع سرگودھا: سوشل ویلفیئر کی ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

1375: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں ان کے عرصہ تعیناتی سمیت نام و عہدہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) سرگودھا میں سوشل ویلفیئر کی ڈسپنسریوں میں سال 15-2014 کے دوران کتنے مریضوں کا معائنہ ہوا، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام چونکہ کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے لہٰذا سٹاف کی تفصیل بتانا ممکن نہ ہے۔

(ج) N.A

ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1376: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں، ان میں خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے سال15۔2014اور16۔2015 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع میں مزید ادارے اس کی آبادی اور ضروریات کے تحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:

صوبائی حکومت کے زیر انتظام آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔	چمن	2۔	عافیت	3۔	دارالفلاح
4۔	گہوارہ	5۔	قصر بہبود	6۔	پناہ
7۔	نشیمن	8۔	دارالسکون۔		

ضلعی حکومت کے زیر انتظام چھ ادارے کام کر رہے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔	نگہبان سنٹر	2۔	ڈے کیئر سنٹر
3۔	کاشانہ	4۔	ماڈل چلڈرن ہوم
5۔	دارالامان	6۔	صنعت زار

قصر بہبود اور صنعت زار میں خواتین کو سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، کمپیوٹر کورس، paintingاور متفرق ہنر سکھائے جاتے ہیں۔ مزید برآں دارالامان اور دارالفلاح میں خواتین کو vocational trainingدی جاتی ہے۔

(ب) صوبائی اداروں کے سال15۔2014اور16۔2015 کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

2014۔15

تنخواہ الاؤنس	دیگر اخراجات	کل خرچ
-/30061992روپے	-/11376889روپے	-/41438881روپے

2015−16

تنخواہ الاؤنس	دیگر اخراجات	کل خرچ
-/31201073روپے	-/13134294روپے	-/44335367روپے

ضلعی اداروں کے سال15۔2014اور16۔2015 کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

2014۔15

تنخواہ الاؤنس	دیگر اخراجات	کل خرچ
-/6940725روپے	-/654823روپے	-/7595548روپے

2015-16

6206525/- روپے 249697/- روپے 6456222/- روپے

(ج) جی ہاں!اس وقت تین دستکاری سنٹرز کی بلڈنگ زیر تعمیر ہیں اور مزید ادارے بھی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود کے اداروں اور این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

1381: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود و بیت المال کے کتنے دفاتر ہیں اور ان میں کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سماجی بہبود کے کتنے ادارے کیا کیا سروسز فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ اداروں کے سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) مذکورہ ضلع میں سماجی بہبود کے تحت کتنی این جی اوز کام کر رہی ہیں ان این جی اوز کو سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 میں کتنی رقم کہاں کہاں سے فراہم ہوئی نیز مذکورہ این جی اوز نے یہ رقم کن کن مدات میں خرچ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود و بیت المال کے 12 دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال، گوجرانوالہ
2. ماڈل چلڈرن ہوم، گوجرانوالہ
3. نگہبان سنٹر، گوجرانوالہ
4. سوشل ویلفیئر سنٹرل جیل پراجیکٹ گوجرانوالہ
5. دارالامان، گوجرانوالہ
6. ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ
7. ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر و بیت المال گوجرانوالہ

8. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 1
9. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 2
10. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ وزیر آباد
11. ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، سوشل ویلفیئر، کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کامونکی
12. میڈیکل سوشل آفیسر (میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ) ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ
13. میڈیکل سوشل آفیسر (میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ) ٹی ایچ کیو ہسپتال، وزیر آباد

ان دفاتر میں کل ملازمین کی تعداد 105 ہے۔

گزیٹڈ ملازمین کی تعداد 15 اور نان گزیٹڈ ملازمین کی تعداد 90 ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود کے ادارے مندرجہ ذیل خدمات فراہم کر رہے ہیں:

1۔ ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر و بیت المال گوجرانوالہ:

تمام ذیلی دفاتر کی مانیٹرنگ کرنا اور این جی اوز اور سی سی بی کی رجسٹریشن کرنا، معذور افراد کو سرٹیفکیٹ جاری کرنا، بحیثیت سیکرٹری ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کام کرنا اور مستحقین کو مالی امداد کے چیک جاری کرنا۔

2۔ ماڈل چلڈرن ہوم، گوجرانوالہ:

ماڈل چلڈرن ہوم یتیم بچوں کا ادارہ ہے جن بچوں کی عمر 6 تا 18 سال ہے اس ادارے میں رہائش پذیر ہیں۔ ادارے میں رہائش پذیر بچوں کو رہائش، خوراک، میڈیکل، تعلیم، ٹرانسپورٹ اور تفریح کی سہولیات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

3۔ نگہبان سنٹر، گوجرانوالہ:

نگہبان سنٹر کا ادارہ گھر سے بھاگے ہوئے، گمشدہ اور اغواء شدہ بچوں کی بحالی کے لئے سرگرم عمل ہے اور بچوں کو ان کے والدین کے حوالے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ادارہ میں رہائش پذیر بچوں کو فری خوراک فراہم کی جاتی ہے۔

4۔ سوشل ویلفیئر سنٹر جیل پراجیکٹ، گوجرانوالہ:

سنٹرل جیل پراجیکٹ میں خواتین قیدی اور نابالغ بچے جو جیل میں موجود ہیں ان کی لیگل امداد کرنا اور ان کی بہبود کے لئے کام کرنا۔ اس سلسلے میں رضاکار وکلاء کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

5۔ دارالامان، گوجرانوالہ:

دارالامان گھریلو تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کی پروٹیکشن کے لئے کام کرتا ہے اور رہائش پذیر خواتین کو لیگل امداد، میڈیکل، سائیکلوجیکل امداد، ووکیشنل تعلیم، مذہبی تعلیم، کھانا اور رہائش کی سہولیات فری فراہم کی جاتی ہیں۔

6۔ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، گوجرانوالہ:

صنعت زار میں خواتین کو خود مختار بنانے کے لئے خواتین کو مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں ان میں بیوٹیشن، سلائی کڑھائی، کوکنگ، وڈ ورک، فلاور میکنگ، ڈرائیونگ، کمپیوٹر ٹریننگ وغیرہ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔

7۔اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹس (چار تحصیلوں میں):

سوسائٹی میں سماجی بہبود کے کاموں کو فروغ دینا، سول سوسائٹی کی راہنمائی کرنا، مختلف قدرتی آفات کے وقت حکومت کے ساتھ این جی اوز بھی ساتھ دیتی ہیں۔

8۔میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹس ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ، ٹی ایچ کیو ہسپتال، وزیرآباد:

میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ زکوٰۃ کے مستحق مریضوں کو ادویات فراہم کرتا ہے۔ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کے تحت بھی مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ مریضوں کی بحالی کے لئے کیس ہسٹری تیار کرنا تاکہ وہ معاشرے میں بہتر کردار ادا کر سکیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال ضلع گوجرانوالہ نے سال15۔2014اور16۔2015میں درج ذیل آمدن واخراجات کئے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں کل187این جی اوز سماجی بہبود کے تحت کام کر رہی ہیں۔

ان این جی اوز کو سال15۔2014 میں مندرجہ ذیل فنڈز موصول ہوئے اور16۔2015 میں کوئی فنڈز موصول نہ ہوئے اور این جی اوز اپنی مدد آپ کے تحت فلاحی سرگرمیاں سرانجام دے رہی ہیں۔

1۔اڈلٹ بیسک ایجوکیشن سوسائٹی، چرچ روڈ، لنک سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ۔

(حاصل کردہ فنڈ-/10392679روپے) یہ فنڈ "ریفارم چرچ ہوم نیدر لینڈ" کی طرف سے موصول ہوا۔ مذکورہ فنڈ کو نان فارمل اڈلٹ لٹریسی (برائے خواتین) تعلیمی پراجیکٹ پر خرچ کیا گیا۔

2۔پنجاب پائلٹ پراجیکٹ، گاؤں مغل چک، تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

(حاصل کردہ فنڈ-/706875 روپے) یہ فنڈ "یوکے ایڈ" کی طرف سے موصول ہوا اور مذکورہ فنڈ کو ٹیچرز کی کوالٹی ایجوکیشن ٹریننگ پروگرام مہم پر خرچ کیا گیا۔

ضلع وہاڑی میں سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1385: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کس کس نام سے کام کر رہے ہیں ان اداروں میں خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے سال 15-2014 کے اخراجات اور آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع وہاڑی میں آبادی اور ضروریات کے تحت مزید ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کون کون سے ادارے قائم کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت اس وقت تین ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1- ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، سوشل ویلفیئر وہاڑی۔
2- شیلٹر ہوم (دارالامان)، وہاڑی۔
3- شہید بے نظیر بھٹو وومن سنٹر، وہاڑی

1- ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم:

اس ادارہ میں خواتین کو درج ذیل ہنر سکھائے جا رہے ہیں:-

1-	ڈریس میکنگ	2-	ایمبرائیڈری
3-	نٹنگ	4-	بیوٹیشن
5-	کوکنگ	6-	کمپیوٹر ٹریننگ

2- شیلٹر ہوم (دارالامان):

محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت چلنے والے دارالامان میں ظلم کا شکار خواتین کو پناہ فراہم کی جاتی ہے ان کو رہائش، مفت کھانا، طبی اور قانونی معاونت، Psychological Counseling، مذہبی و وکیشنل تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مزید برآں خواتین کو مستقبل کے فیصلوں کے لئے مکمل راہنمائی فراہم کی جاتی ہے اور Rehabilitation کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

3- شہید بے نظیر بھٹو وومن سنٹر:

اس سنٹر کا بنیادی مقصد تشدد اور گھریلو مسائل کا شکار خواتین کو اداروں میں referral کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ مزید برآں خواتین کو قانونی معاملات میں راہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود سال 15-2014 کے اخراجات و آمدن کا ذریعہ صوبائی و ضلعی بجٹ ہے۔

(ج) محکمہ نے یونیفارم طریق کار کے مطابق ہر ضلع میں اپنے ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ ضلع وہاڑی میں 17-2016 کے ترقیاتی پروگرام میں ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم وہاڑی کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ جاری ہے۔

ضلع پاکپتن: بیت المال سے امداد حاصل کرنے والوں سے متعلقہ تفصیلات

1436: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع پاکپتن میں سال 16-2015 کے دوران بیت المال فنڈ سے کتنے افراد کی مالی امداد کی گئی اور اس امداد کی کل رقم کتنی تھی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

ضلع پاکپتن میں سال 16-2015 کے دوران بیت المال فنڈز سے کسی بھی فرد کی مالی مدد نہ کی گئی کیونکہ اس عرصہ کے دوران پنجاب بھر میں ضلعی بیت المال کمیٹیاں غیر فعال تھیں لہٰذا کوئی رقم تقسیم نہ ہوئی۔

گجرات: پی پی۔111 میں محکمہ سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1572: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے گجرات شہر اور پی پی۔111 میں کتنے ادارے اور دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے اداروں میں خواتین کو ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں کتنی خواتین کو اس وقت کس کس ہنر کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس شہر اور پی پی۔111 میں مزید خواتین کے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) گجرات شہر اور پی پی۔111 میں چار دفاتر اور دو ادارے چل رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، گجرات واقع لیبر کمپلیکس نزد ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس ضلع کچہری گجرات۔

2. دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر UCD پراجیکٹ، گجرات واقع لیبر کمپلیکس نزد ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس ضلع کچہری گجرات
3. میڈیکل سوشل آفیسر، میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، عزیز بھٹی ہسپتال بھمبر روڈ گجرات ظہور الٰہی بلاک۔
4. سوشل ویلفیئر آفیسر، سوشیو اکنامک بحالی سنٹر برائے قیدی خواتین و بچگان ڈسٹرکٹ جیل گجرات
5. ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم صنعت زار، گجرات واقع بالمقابل گرڈ سٹیشن واپڈا جلالپور جٹاں روڈ، گجرات۔
6. شیلٹر ہوم (دارالامان)، گجرات متصل گلی علینہ سنٹر بھمبر روڈ، گجرات۔

(ب) صرف ایک ادارے ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم گجرات میں خواتین کو ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم گجرات میں 88 خواتین کو سلائی کڑھائی، کوکنگ، بیوٹی پارلر، بیکنگ، سپیشل کوکنگ اور کمپیوٹر کے کورسز کروائے جا رہے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت آئندہ مالی سال میں خواتین کے لئے مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں پہلے رپورٹیں پیش ہونے دیں اس کے بعد آپ کو وقت دیں گے۔ جی، اب ہم رپورٹس لیتے ہیں۔ چودھری رفاقت حسین گجر مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سول کورٹ 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Civil Court (Amendment) Bill 2016

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب جناب شہزاد منشی مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ شہزاد صاحب!آپ نے اسی رپورٹ کی حد تک رہنا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اسی حد تک ہی بات کروں گا اگر آپ کی اجازت ہو گی تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرلوں گا۔

جناب سپیکر: اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہو گی۔آپ نے صرف اتنی بات کرنی ہے۔

مسودہ قانون بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016.(Bill No. 9 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر مل جائے گا؟ ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں بڑی مہربانی۔اب جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Revenue Authority (Second Amendment) Bill 2016. (Bill No. 28 of 2016.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

حکومت لاہور، قصور میں ٹارگٹ کلنگ اور بچوں کے اغواء کے واقعات کو روکنے میں ناکام

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور میں بد ترین انداز کی ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے دو دن پہلے پی ٹی آئی کے ٹکٹ ہولڈر مرزا تنویر بیگ کو اس جرم میں ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا کہ وہ آج سے دس ماہ پہلے ہمارے دو کارکنان کے قتل کے مدعی تھے اور انہیں بار بار یہ پیغامات بھیجے جاتے رہے کہ تم اس کیس کی پیروی سے دستبردار ہو جاؤ لیکن وہ جرأت کے ساتھ مظلوم خاندانوں کا ساتھ دینے کے لئے اُس مقدمے کی پیروی کرتا رہا۔ پولیس کی بار ہا یقین دہانیوں کے باوجود اُس میں اشتہاری ملزم طارق پاپا گرفتار نہیں ہوا اور اسی طرح سے کل ناصر ترابی جو وکیل ہیں وہ لطیف کھوسہ کے جونیئر تھے اُنہیں ٹارگٹ کر کے مارا گیا اور قصور کے نواحی علاقے للیانی کے کھیتوں سے اُس کی لاش برآمد ہوئی۔

جناب سپیکر! یہ کیسا قانون ہے؟ کہ دس ماہ پہلے ہمارے دو بندوں کو قتل کیا جاتا ہے جو بلدیاتی الیکشن میں امیدوار تھے تاکہ وہاں پر انہیں الیکشن سے روکا جا سکے اُس کے بعد مرزا تنویر بیگ کو کسی قسم کا کوئی تحفظ نہیں دیا گیا بار بار یقین دہانیوں کے باوجود ٹارگٹ کر کے اُنہیں قتل کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سنگین قسم کی وارداتیں ٹارگٹ کلنگ کی یہاں پر ہو رہی ہیں اور پورے پنجاب کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی situation انتہائی ابتر ہے۔ پنجاب کی تاریخ میں کبھی اتنے بچے اغواء نہیں ہوئے جتنے پچھلے چند ماہ کے اندر ہوئے ہیں یہ حکومت کی مکمل ناکامی ہے یہ لاء اینڈ آرڈر کی situation اور ٹارگٹ کلنگ کے لئے بار بار کہہ رہے ہیں کہ اگر کراچی میں ٹارگٹ کلنگ ہوتی ہے وہاں پر رینجرز والے آتے ہیں اور کہتے

ہیں کہ سیاسی لوگوں کی پشت پناہی میں یہ ٹارگٹ کلنگ جاری ہے تو پنجاب میں جو ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے اس کا خاتمہ موجودہ پولیس سے تو ہمیں نظر نہیں آتا ہے یہ تو ملزمان کو protect کر رہی ہے، اُن کو تحفظ دے رہی ہے اور جو بے چارے مظلوم خاندان ہیں جن کے لوگ قتل ہو جاتے ہیں اُن کا کوئی والی وارث نہیں ہے۔ کسی کو تھانے کچہری میں، کسی کو عدالتوں کے اندر اور کسی مدعی کو اتنا ڈرایا دھمکایا جاتا ہے اور مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ کیسوں کی پیروی نہ کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ظلم کی بات ہے۔ اس پر ہم اپوزیشن کی طرف سے احتجاج کرتے ہیں اور مرزا تنویر بیگ کے قاتلوں کے لئے ہم نے کہا تھا کہ 24 گھنٹے کے اندر انہیں گرفتار کیا جائے لیکن آج 24 گھنٹے ہو گئے ہیں اصل ملزم بھی گرفتار نہیں ہوا اور باقی لوگ بھی گرفتار نہیں ہوئے۔ ہم اپوزیشن کے تمام ممبران اس ٹارگٹ کلنگ کے خلاف جو ناصر ترابی جو کہ لطیف کھوسہ صاحب کے جونیئر ہیں اُن کا قتل اور مرزا تنویر بیگ کے قتل کے خلاف احتجاجاً پانچ منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بات سنیں، بات سننے کی ہمت بھی رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف "گو نواز گو"
کی نعرے بازی کرتے ہوئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اشفاق سرور صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے قائد حزب اختلاف سے گزارش ہوگی اور جناب کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ لاء اینڈ آرڈر پر باقاعدہ بحث ہوگی جس میں یہ ان باتوں کو highlight کریں گے۔ لاء منسٹر صاحب نے بھی میٹنگ میں اعتراف کیا تھا کہ ہم اس کو take up کریں گے اور آپ نے بھی کہا تھا کہ ہم اس کے لئے ایک دن مختص کریں گے۔ میری آپ کے توسط سے قائد حزب اختلاف کو یہی گزارش ہوگی کہ وہ تشریف لے آئیں اور اس کو انشاء اللہ موقع پر ضرور take up کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: انہوں نے اس پر توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے اور میرے خیال میں وہ آ بھی گیا ہے۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ آپ کے علم میں ہے کہ جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ تھی تو اس میں معزز قائد حزب اختلاف نے دونوں باتیں کی تھیں۔ایک واقعہ لاہور میں ہوااور دوسرا قصور میں ہوا ہے۔میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ اگر آپ آج اس بات پر اعتراض فرمارہے ہیں کہ ان ملزموں کو پولیس نے پوری طرح سے pursue نہیں کیا، ان کو گرفتار نہیں کیاتواگراس میں کوئی ایسامعاملہ تھاتوآپ کو چاہئے تھاکہ ان دوسالوں میں اگرپولیس کی طرف سے آپ کی نگاہ میں کوئی کوتاہی تھی توآپ یہاں توجہ دلاؤنوٹس لے کرآتے۔اس معززایوان کی کمیٹی ہے لہٰذا جوطریق کارہےاس کے مطابق چلتےاوراگرکسی ذمہ دار کی طرف سے کوئی کوتاہی تھی تواس کو دیکھ لیاجاتا۔ یہ بات on record ہے کہ لاہور میں جو واقعہ ہوا ہے وہ ذاتی مخالفت اور دشمنی کا شاخسانہ ہے،اس میں کوئی political targeting، بھتہ یاکوئی ایسا معاملہ نہیں ہے۔وہ دونوں فریقوں کاآپس میں بلدیاتی الیکشن کی بنیاد پر جھگڑا تھااوراس طرح کے جھگڑے اور بھی کئی جگہوں پر ہوئے ہیں۔یہ بدقسمتی ہے کہ ہمارا جمہوری نظام ابھی تک لوگوں کے مزاج میں شامل نہیں ہوا کہ ان میں اس قسم کے جھگڑے اور قباحتیں نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کی موجودگی میں ان سے گزارش کی تھی کہ آپ اُس واقعہ سے متعلق اوراِس واقعہ سے متعلق بھی توجہ دلاؤنوٹس دیں ہم دونوں معاملات میں متعلقہ ایس پی صاحبان یا سی سی پی اواور تفتیشی ٹیم کو بلالیں گے اس میں اگر کسی قسم کی کوئی کوتاہی ہوئی تواس کو دور کروادیا جائے گا۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ طے ہونے کے بعد انہیں بائیکاٹ نہیں کرنا چاہئے تھا لیکن اگرانہوں نے کسی ضرورت یاکورتج کے پیش نظر بائیکاٹ کیا ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہاں سے کسی کو بھیجیں تاکہ ان کو request کرکے واپس لے آئیں۔

جناب سپیکر: میں جناب تنویر اسلم ملک اور جناب خلیل طاہر سندھو کو کہوں گا کہ وہ جائیں اوراپوزیشن کے ممبران کو مناکر لائیں۔ ہم ان کی جائز بات سنیں گے۔ ویسے میرے خیال میں انہوں نے ٹوکن بائیکاٹ کیا تھا لیکن آپ ان کو لے آئیں تاکہ ہاؤس کی کارروائی کوآگے بڑھایا جاسکے۔

(اس مرحلہ پر وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اورپبلک ہیلتھ انجینئرنگ،
جناب تنویر اسلم ملک اور وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور، جناب خلیل طاہر سندھو
معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس خاموشی کو دیکھ کر مجھے مرزا غالب کی روح بے چین کر رہی ہے کیا میں ایک شعر پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: پڑھ دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مرزا غالب کہتے ہیں کہ:

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

(اس مرحلہ پر جناب احمد شاہ کھگہ ایوان میں تشریف لائے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1080 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔ جی، اس کو پڑھیں۔

لاہور: بادامی باغ میں بارہ سالہ بچے کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روز نامہ "ایکسپریس" مورخہ 16-07-15 کی خبر کے مطابق لاہور بادامی باغ میں بارہ سالہ بچے کو اغواء کے بعد قتل کر کے لاش نالے میں پھینک دی گئی؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، اگر ہاں تو اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ عمیر نامی بچہ جس کی عمر آٹھ سال تھی وہ گھر سے باہر کھیلنے کے لئے گیا، اس کے بعد لاپتا ہوا اور بعد میں اس کی dead body ملی۔ Dead body کی صورتحال ایسی تھی کہ forensic evidence پوری طرح سے میسر نہیں آ

سکی تاہم ایک ساتھ دکان ہے جہاں پر یہ بچہ گیم وغیرہ کھیلنے کے لئے گیا تھا تو وہاں سے footage دستیاب ہوئی جس کی بنیاد پر تفتیش کو آگے بڑھایا گیا ہے اور اس وقت 9 لوگ under investigation ہیں۔ امید ہے کہ یہ clue مل جائے گا اور یہ انتہائی سفاک واقعہ کرنے والے ملزم کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1107 جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے، کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ مجھے آج کے مسئلے پر افسوس ہے، ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ متفقہ طور پر قرار دادیں آ رہی تھیں۔ ایک قرار داد کوئٹہ سے متعلقہ ہمارے شہدا کے بارے میں تھی اور ایک قرار دار چودھری محمد انور علی چیمہ کے بارے میں تھی لیکن افسوس ہے کہ ساتھیوں نے پتا نہیں کیا کیا اور کیا سوچا؟ ان کی مرضی ہے مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہے۔ جی، گنتی کی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اپوزیشن ممبران کے پاس گیا تھا اور انہیں کہا ہے کہ عبدالستار ایدھی صاحب، سانحہ کوئٹہ اور چودھری انور علی چیمہ صاحب کے بارے میں قرار دادیں ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں اور ایوان میں آ جائیں تو جناب عارف عباسی صاحب نے کہا کہ ہم نے تو کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے ہم کیسے آئیں۔ میں نے ان سے گزارش بھی کی ہے تو میرا ایمان ہے کہ وہ دو منٹ میں آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوشش کر لیں، مجھے تو اعتراض نہیں ہے۔ اگر کورم پورا ہو گا تو ہم کام شروع کر دیں گے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ممبر سے غلطی ہوئی ہے لیکن آ جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): غلطی تو وہ مان رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب ماننے کی بات نہیں ہے۔ اب تو کورم پورا کرنے کی بات ہے، جو غلطی کی ہے اس کو اب تکمیل تک پہنچائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)
(نعرہ ہائے تحسین)

جی، welcome back ممبران اپنی اپنی جگہ پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے۔ اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے صرف ایک request کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں! آپ نے جس انداز کے ساتھ کسی ممبر کے اس حق کے بارے میں سوال اٹھایا وہ مناسب بات نہیں ہے۔ یہاں اس ایوان کے کسی بھی ممبر کا یہ prerogative ہے کہ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہاں ایوان میں اس وقت پورے ممبر نہیں ہیں تو وہ کورم point out کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کب منع کیا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، آپ نے یہاں کہا کہ وہ بہت غلط ہوا، ہم نے یہ کرنا تھا، مجھے بڑا افسوس ہے۔

جناب سپیکر: میں نے منع نہیں کیا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ آپ custodian ہیں---

جناب سپیکر: کیا میں نے اس کو غلط کہہ دیا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! ایک بندہ اپنا legal right exercise کرتا ہے اور آپ کہیں کہ جی، یہ اس نے غلط کیا۔۔۔

MR SPEAKER: No. No.

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس طرح غلط روایت پڑ جائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! اگر کوئی ممبر یہ سمجھتا ہے اور قانون اسے یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ کسی وقت کورم point out کرے تو سپیکر کو press نہیں کرنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی قرار دادیں ہیں، میں نے کیا غلط کر دیا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میری یہ اصولی بات ہے، اس پر کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر: میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! اگر کسی ممبر کی آزادی ہے اور اس آزادی کو آپ سلب کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ بالکل injustice ہے [*******]

جناب سپیکر: نہیں۔ آئین کے مطابق ہے، قانون کے مطابق ہے۔ ان کے غیر آئینی والے الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ آپ سن نہیں رہے تھے، آپ بھاگ رہے تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ رولز میں اگر یہ بات موجود ہے کہ کوئی بھی ممبر کورم کی نشاندہی کر سکتا ہے تو رولز میں یہ بات بھی موجود ہے کہ Irrespective of the number of Members جو ایوان میں موجود ہیں، کورم کی نشاندہی اگر نہ ہو تو کارروائی جاری رہ سکتی ہے۔ آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں باقاعدہ محترم قائد حزب اختلاف بھی موجود تھے، آپ کی Chair میں میٹنگ ہوئی اور عباسی صاحب بھی وہاں پر موجود تھے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: افسوس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ چار قرار دادوں کے بارے میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ یہ چار قرار دادیں جو ہیں وہ پیش کی جانی چاہئیں۔ قائد حزب اختلاف نے فرمایا کہ دو آج پیش کی جائیں، دو کل پیش کی جائیں اور اس میں سے پھر یہ choice بھی میں نے قائد حزب اختلاف کو دی ہے کہ ان دو میں سے جو آپ مناسب سمجھیں آپ پیش کریں کیونکہ یہ مشترکہ قرار دادیں ہیں۔ پھر ایسی صورت میں، میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کو عباسی صاحب کی اس بات کا نوٹس لینا چاہئے تھا کہ جب یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی اور irrespective of the sitting Members کارروائی جاری رکھی جا سکتی ہے اور قرار دادیں پیش ہو سکتی ہیں تو انہیں اس understanding کی روشنی میں میری یہ رائے ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف کو اس بات کو نہیں کرنا چاہئے تھا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Point of Clarification یہ رولز میں درج ہے کہ ممبرز پوائنٹ آف آرڈر پر یا کسی بات پر بھی اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں، یہ qualified privilege ہے اور جب پوائنٹ آف آرڈر کی بات کے ساتھ یہ blend ہوگا کہ کورم point out کرنا ہے تو پھر اس کے لئے اس کے conventions اور practices کو دیکھنا پڑے گا اور convention اور practice یہ ہے کہ جب آپ کورم point out کریں گے تو وہ گورنمنٹ بزنس کے دوران کریں گے۔ اب توجہ دلاؤ نوٹسز کے لئے ہم صبح سے بیٹھے ہیں، تین گھنٹے as member ہمارے for nothing اگر وہ کورم point out کر کے باہر نکل جائیں، گورنمنٹ بزنس پر کریں، اگر کورم نہیں ہے تو گورنمنٹ کورم کو assure کرے، اگر ہے تو اس کو کرے۔۔۔

جناب سپیکر: ہم پابندی نہیں لگا سکتے، ان کا جو استحقاق ہے وہ اپنا استحقاق استعمال کر سکتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس پر آپ رولنگ فرما دیں۔ Conventions اور practices کے بغیر کیا کوئی rule adopt کیا جا سکتا ہے؟ یہ convention ہے کہ صرف گورنمنٹ بزنس کے دوران کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے، مہربانی۔ اب وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے سول ہسپتال کوئٹہ میں دہشت گردی کے واقعہ کے

حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں، جی، محرک اپنی تحریک پیش کریں، کون کریں گے ؟

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 8۔اگست 2016 کو سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 8۔ اگست 2016 کو سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 8۔اگست 2016 کو سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعہ کے حوالے سے مذمتی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والی دہشتگردی کی مذمت اور ملزمان کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سوموار 8۔اگست 2016 کو سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والے دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں بڑی تعداد میں وکلاء، میڈیا کے نمائندوں اور عام شہریوں سمیت 70 سے زائد معصوم افراد شہید اور 100 سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے اور اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس سانحہ میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سوموار 8۔اگست 2016 کو سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والے دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں بڑی تعداد میں وکلاء، میڈیا کے نمائندوں اور عام شہریوں سمیت 70 سے زائد معصوم افراد شہید اور 100 سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے اور اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ

سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس سانحہ میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان سوموار 8۔اگست 2016 کو سول ہسپتال کوئٹہ میں ہونے والے دہشت گردی کے المناک واقعہ کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی شہادتوں پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس واقعہ میں بڑی تعداد میں وکلاء، میڈیا کے نمائندوں اور عام شہریوں سمیت 70 سے زائد معصوم افراد شہید اور 100 سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔

یہ ایوان اس المناک واقعہ کو قومی سانحہ اور اس حملے کو بزدلانہ کارروائی قرار دیتا ہے اور اس سانحہ کے شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور تمام زخمی افراد کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس سانحہ میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما افواج پاکستان، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور سردار شہاب الدین خان صاحب ایم پی اے معروف سماجی کارکن عبدالستار ایدھی (مرحوم) کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے معروف سماجی کارکن عبدالستار ایدھی (مرحوم) کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے معروف سماجی کارکن عبدالستار ایدھی (مرحوم) کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے معروف سماجی کارکن عبدالستار ایدھی (مرحوم) کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار اور ان کی بے مثال خدمات پر خراج تحسین پیش کرنا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 8-جولائی 2016 کو ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ مرحوم سماجی اور فلاحی خدمات کے حوالے

سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیابھر میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ان کی خدمات پر انہیں ملکی وغیر ملکی سطح پر بے شمار اعزازات سے نوازا گیا۔

یہ ایوان ان کی بے مثال فلاحی و سماجی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ ان کا قائم کردہ ادارہ ایدھی فاؤنڈیشن ان کے مشن کو جاری رکھے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 8-جولائی2016 کو ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔مرحوم سماجی اور فلاحی خدمات کے حوالے سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیابھر میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ان کی خدمات پر انہیں ملکی وغیر ملکی سطح پر بے شمار اعزازات سے نوازا گیا۔

یہ ایوان ان کی بے مثال فلاحی و سماجی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ ان کا قائم کردہ ادارہ ایدھی فاؤنڈیشن ان کے مشن کو جاری رکھے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 8-جولائی2016 کو ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔مرحوم سماجی اور فلاحی خدمات کے حوالے سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیابھر میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ان کی خدمات پر انہیں ملکی وغیر ملکی سطح پر بے شمار اعزازات سے نوازا گیا۔

یہ ایوان ان کی بے مثال فلاحی و سماجی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ ان کا قائم کردہ ادارہ ایدھی فائونڈیشن ان کے مشن کو جاری رکھے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

شہدائے کوئٹہ، مولانا عبدالستار ایدھی اور سابق ایم این اے چودھری انور علی چیمہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: اب شہدائے کوئٹہ، مولانا ایدھی صاحب (مرحوم) اور چودھری انور علی چیمہ صاحب سابق ایم این اے کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر شہدائے کوئٹہ، مولانا عبدالستار ایدھی اور چودھری انور علی چیمہ سابق ایم این اے کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 20/16 سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔ جی سردار صاحب!

پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی اور آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ The Punjab Procurement Regulatory Authority Act 2009 کے section 18 کے تحت پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی کی سالانہ آڈٹ رپورٹ اور سالانہ کارکردگی رپورٹ ہر سال اسمبلی میں پیش کرنا حکومت پر لازم ہے۔

18. Annual report: - (1) The Authority shall, before the end of October, prepare its annual performance report of the proceedings financial year which shall include inquiries and investigations made by the Authority during the financial year.

(2) The Authority shall submit to the Government its annual audit report and the annual performance report.

(3) The Government shall lay the annual audit report and the annual performance report in the Provincial Assembly of the Punjab.

مگر حکومت نے دو مالی سالوں 12-2011 اور 13-2012 کی سالانہ کارکردگی اور آڈٹ رپورٹیں مقررہ مدت گزرنے کے باوجود ابھی تک اسمبلی میں پیش نہیں کیں۔اسی طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 70(a) کا متن یوں ہے کہ:

"70(a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law."

مذکورہ ایکٹ اور پنجاب اسمبلی کے مذکورہ Provisions اور تقاضوں کے باوجود حکومت نے پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی کی سالانہ آڈٹ رپورٹیں اور سالانہ کارکردگی رپورٹیں برائے مالی سال 12-2011 اور 13-2012 پیش نہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور مجلس استحقاقات دو ماہ کے اندر اس کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے گی۔ سردار صاحب! اگلی تحریک استحقاق نمبر 21/16 بھی آپ کی ہے۔

پنجاب جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ کی سالانہ کارکردگی رپورٹوں کا بروقت ایوان میں پیش نہ کیا جانا

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ The Punjab General Provident Investment

پنجاب جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ کی سالانہ Fund Act 2009 کے section 17 کے تحت رپورٹ ہر سال اسمبلی میں پیش کرنا حکومت پر لازم ہے۔

17. Submission of annual report before the Assembly. The Government shall, within six months of the end of a financial year, submit an annual report of the Fund in the Provincial Assembly of the Punjab.

مگر حکومت نے دو مالی سالوں 12-2011 اور 13-2012 کی سالانہ رپورٹیں مقررہ مدت گزرنے کے باوجود ابھی تک اسمبلی میں پیش نہیں کیں۔ اسی طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 70(a) کا متن یوں ہے کہ:

"70(a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law."

مذکورہ ایکٹ اور پنجاب اسمبلی کے مذکورہ Provisions اور تقاضوں کے باوجود حکومت نے پنجاب جنرل پراویڈنٹ انوسٹمنٹ فنڈ کی دو سالانہ رپورٹیں برائے مالی سال 13-2012 اور 14-2013 پیش نہ کرکے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کی جائے۔ اگلی تحریک استحقاق بھی آپ کی ہے۔ آپ اتفاق سے آ ہی گئے ہیں تو اپنا کام مکمل کر لیں۔

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹوں کا بروقت ایوان میں پیش نہ کیا جانا

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ The Punjab Examination

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کی سالانہ Commission Act 2010 کے section 16 کے تحت کارکردگی رپورٹ ہر سال اسمبلی میں پیش کرنا حکومت پر لازم ہے۔

Section: 16 says:-

16. Annual report. - (1) The Commission shall submit an annual report to the Government which shall include-

(a) A comprehensive statement of the work and activities of the Commission during the preceding financial year, including the details of the examinations and the research work conducted during the year;

(b) Recommendations about the strategy to improve the curricula, Teaching methodology and inputs required for the quality elementary education;

(c) Statement of accounts and audit report; and

(d) Such other matters as may be prescribed and as the Commission may consider appropriate.

(2) The Government shall, within thirty days of receiving the report from the Commission, give notice for laying the report in the Provincial Assembly of the Punjab, and shall lay the report in the Assembly in its first available session thereafter.

یہ ایکٹ اسمبلی سے مورخہ 14۔ جولائی 2010 کو پاس ہوا اور مورخہ 20۔ جولائی 2010 کو پنجاب گزٹ میں نوٹیفائی ہوا، حکومت پر لازم تھا کہ ایک سال یعنی 20۔ جولائی 2011 کے بعد first available session میں اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتی، مگر حکومت نے تین سالوں 12-2011 اور 2013 کی سالانہ کارکردگی رپورٹیں مقررہ مدت گزرنے کے باوجود ابھی تک اسمبلی میں پیش نہیں کیں۔اسی طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 70(a) کا متن یوں ہے کہ:

"70(a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law.''

مذکورہ ایکٹ اور پنجاب اسمبلی کے مذکورہ Provisions اور تقاضوں کے باوجود حکومت نے پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹیں تین سالوں 12-2011 اور 2013 پیش نہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق نمبر 22 کو بھی مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کی جائے۔

اب اجلاس کل مورخہ 23۔اگست 2016 بروز منگل بوقت صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔